فصل پنجم

خواتین کی عالمی کانفرنسز اور مخصوص ادارے

جدید تحریک حقوق نسواں کا آغاز

بین الاقوامی سطح پر اب تک منعقد ہونے والی خواتین کے حقوق سے متعلق تمام کانفرنسز کی جڑیں دوسری جنگ عظیم کے نتیجے میں وجود میں آنے والی بین الاقوامی تنظیم اقوام متحدہ کے قیام سے جا ملتی ہیں۔ اقوام متحدہ کے چارٹر کے مطابق دنیا سے غربت اور جہالت کا خاتمہ، بنیادی انسانی حقوق کی فراہمی اور دنیا کے تمام ممالک میں بسنے والے لوگوں کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنا ہی درحقیقت اقوام متحدہ کے بنیادی مقاصد ہیں۔ [1]

انہی مقاصد نے اقوام متحدہ کے قیام (1945ء) کے فوراً بعد انسانی حقوق کے کمیشن (Human Rights Commission) کو جنم دیا۔ [2]

اور اس کمیشن کے صرف ایک ہی سال کے بعد بین الاقوامی افق پر خواتین کے حقوق سے متعلق ایک کمیشن کا قیام عمل میں آیا۔ اقوام متحدہ کے اس کمیشن Women Rights Commission کے مقاصد بالکل وہی تھے جن کا پرچار یورپ میں فرانسیسی انقلاب کے بعد شروع ہونے والی Feminist تحریک یا آزادیِ نسواں کی تحریک کے علمبردار اب تک کرتے آئے تھے۔ اسی تحریک کے ثمرات کی روشنی میں اقوام متحدہ کے کمیشن برائے نسوانی حقوق Women Rihgt Commission کے مقاصد کا تعین کیا گیا جس کا سب سے بڑا نعرہ عورتوں کے لیے مردوں کے مساوی حقوق اور خواتین سے امتیازی سلوک کا خاتمہ تھا۔ [3]

اس کمیشن نے اپنے قیام کے بعد یورپی ملکوں میں تو اپنی آواز پہنچا دی تھی مگر پوری دنیا میں عورتوں کے حقوق کا صحیح معنوں میں ادراک کروانا ایک ضروری اور ناگزیر امر تھا۔ 1960ء کا عشرہ عورتوں کے حقوق کے حوالے سے نہایت اہمیت کا حامل ہے جس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ 1960ء سے 1970ء تک کا حصہ Feminsit تحریک کے عروج کا حصہ ہے۔ اس عرصے میں عورتوں سے متعلق بہت سے مسائل پر آواز اُٹھائی گئی اور انہیں بین الاقوامی سطح پر متعارف کروایا گیا۔

۱- خواتین کی پہلی عالمی کانفرنس میکسیکو

1972ء کے اوائل میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 1975ء کے سال کو عالمی خواتین کا سال قرار دیا اور 1975ء میں میکسیکو شہر میں دنیا بھر کی خواتین کی عالمی کانفرنس کا انعقاد کیا۔ اس عالمی کانفرنس کے مقاصد مندرجہ ذیل تھے:

☆ مردوں اور عورتوں کے درمیان برابری کو پروان چڑھانا اور وسعت دینا۔

☆ ترقی کی راہ میں عورتوں کی بھرپور شرکت کو یقینی بنانا۔

۱۔ Universal Declaration of Huma Rights United Nations Department of Public Information

۲۔ Human Rights at your finger tips United nations Card.

۳۔ پروفیسر ثریا بتول علوی، جدید تحریک نسواں اور اسلام، ص ۲۵، ادارہ مطبوعات خواتین لاہور

☆ بین الاقوامی امن وسلامتی کے فروغ میں خواتین کی شرکت کو بڑھانا۔

اس کانفرنس میں عالمی برادری کو باور کروایا گیا کہ دنیا کے اکثر علاقوں میں عورتوں کے ساتھ امتیازی سلوک روا رکھا جارہا ہے جو کہ بتدریج ایک گھمبیر مسئلے کی شکل اختیار کرتا جارہا ہے۔ اس کانفرنس میں خواتین نے اپنے حقوق کا ادراک کروانے کے لیے جو تجاویز پیش کیں وہ سوشل لبرل اور ریڈیکل نقطۂ نظر کے عین مطابق ہیں۔

اس کانفرنس میں جن مطالبات پر بہت زور دیا گیا وہ درج ذیل ہیں:

1۔ تعلیم

2۔ طبی سہولیات

3۔ سیاست میں عورتوں کی شرکت

اور اس طرح کے دیگر مطالبات۔

کانفرنس کے مطالبات کی روشنی میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے 1975ء سے 1985ء تک عورتوں کا عشرہ منانے کا اعلان کردیا۔ اس کے بعد خواتین کی ترقی اور حقوق کی بحالی کا ایک نیا دور عالمی اُفق پر طلوع ہوا۔ اس عمل کے نتیجے میں عورتوں کی الگ حیثیت سے متعلق مباحثے منعقد کروائے گئے۔ مقاصد کے تعین اور ان مقاصد کی راہ میں حائل رکاوٹوں کی نشان دہی کی گئی اور حقوق نسواں سے متعلق پیش رفت کا جائزہ لیا گیا۔

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے یہ کانفرنس عورتوں کی ترقی اور حقوق کی بحالی کی طرف عالمی دنیا کی توجہ مبذول کروانے کے لیے منعقد کروائی تھی تاکہ حالات کا ادراک کرکے بہترین حکمتِ عملی تیار کی جاسکے۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے مقاصد کے حصول کے لیے تین اہم اہداف کی نشان دہی کی جنہیں عورتوں کے بارے میں اقوام متحدہ کی سرگرمیوں کی بنیاد کہا جاتا ہے۔

میکسیکوسٹی کانفرنس کے اجلاسوں کے موضوعات تشکیل دینے میں عورتوں نے نہایت اہم کردار ادا کیا۔ اس کانفرنس میں 133 ممالک کے وفود نے شرکت کی جن میں سے 113 وفود کی سربراہان خواتین تھیں۔[۴]

خواتین کے عالمی سال پر اقوام متحدہ نے خواتین کی بنیادی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ایک لائحہ عمل دیا۔ خواتین کا عالمی سال خواتین کانفرنسز کے مسلسل انعقاد میں بھرپور مددگار ثابت ہوا۔ ان کانفرنسز میں خواتین کی ترقی، سلامتی اور مساویانہ سلوک سے متعلق گلوبل پالیسی ڈاکومنٹس پر توجہ مرکوز کی گئی۔ 1995ء میں بیجنگ میں ہونے والی خواتین کی چوتھی عالمی کانفرنس کے پلیٹ فارم کو اس مقصد کے حصول کے لیے بھرپور طریقے سے استعمال کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔

خواتین کی پہلی بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد حکومتی سطح پر ہوا، جس میں خواتین کے حوالے سے ان کے مسائل پر روشنی ڈالی گئی اور ماضی میں خواتین کی ترقی، سلامتی اور مساویانہ سلوک سے متعلق کیے گئے اقدامات کا جائزہ لیا گیا۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل نے پلان کی منظوری دی اور 1976ء تا 1985ء کو عشرے ''عشرہ برائے خواتین'' (اقوام متحدہ) قرار دیا گیا۔ ایک درمیانی عشرہ یعنی گزشتہ پانچ سال کی مدت کی کامیابیوں کا جائزہ لیا گیا اور آئندہ پانچ سال کے اہداف کا تعین کیا گیا۔

۴۔ کشور ناہید: تدوین کار: سیاسی جماعتوں کے کارکنان کے لیے اہم معلومات: ص۱۴۴: پتن ترقیاتی تنظیم

۲-خواتین کی دوسری عالمی کانفرنس (کوپن ہیگن):

یہ کانفرنس 1980ء میں کوپن ہیگن میں منعقد ہوئی۔ اسے عورتوں کے بارے میں دوسری کانفرنس قرار دیا جاتا ہے۔ اس کانفرنس میں میکسیکوسٹی کانفرنس میں جو عالمی لائحہ عمل تشکیل دیا گیا تھا اس کا جائزہ لیا گیا۔

میکسیکوسٹی کانفرنس کا تجزیہ

اس کانفرنس میں 145 رکن ممالک کے نمائندے شریک ہوئے۔ کانفرنس میں تجزیہ کیا گیا کہ میکسیکوسٹی کانفرنس کے مقاصد کا حصول بہتر طریقے سے ممکن ہوجانے کے باوجود حقوقِ نسواں کے حصول اور استعمال کے بارے میں عورتوں کی صلاحیت میں فرق کے آثار ظاہر ہوئے ہیں۔ اس مسئلے کو حل کرنے کے لیے کانفرنس نے تین شعبوں میں بھرپور اقدام کرنے کی نشاندہی کی۔

یہ تین شعبے درج ذیل ہیں:

1۔ تعلیم

2۔ روزگار

3۔ علاج معالجہ

کانفرنس نے کہا کہ ان تینوں شعبوں تک خواتین کی یکساں رسائی ضروری ہے۔ یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ کوپن ہیگن کانفرنس کے اجلاس بھی سیاسی کشیدگیوں کے تناظر میں منعقد ہوئے۔ یہاں اس بات کا ذکر بھی ضروری ہے کہ اگرچہ کانفرنس کا اختتام عملی پروگرام یا عملی لائحہ عمل کی منظوری سے ہوا لیکن یہ لائحہ عمل اتفاق رائے سے منظور نہ ہوسکا۔ اس کانفرنس میں عورتوں کے قانونی حقوق اور ان کے اعمال کے سلسلے میں خواتین کی صلاحیتوں میں کمی اور فرق کے اسباب کی نشاندہی کی گئی۔[۵]

1۔ معاشرے میں عورتوں کا کردار بہتر بنانے کے کام میں مردوں کی مناسب شرکت کا فقدان۔

2۔ نامناسب سیاسی عزم اور ارادہ۔

3۔ معاشرے میں عورتوں کے کردار کی اہمیت تسلیم کرنے کا فقدان۔

4۔ منصوبہ بندی میں عورتوں کی خاص ضروریات پر نامناسب توجہ۔

5۔ فیصلہ سازی کے عمل میں اہم عہدوں پر خواتین کی کمی۔

6۔ امداد باہمی، ڈے کیئر سنٹرز اور قرضوں کی سہولتوں جیسے قومی زندگی کے شعبوں میں عورتوں کے کردار کی حمایت کے لیے نامناسب سروسز۔

7۔ ضروری مالیاتی وسائل کی مجموعی قلت۔

8۔ عورتوں کی دستیاب مواقع کے بارے میں ان میں شعور کا فقدان۔

---

۵ Nairobi Forward Looking strategies for the Advancement of women United Nation P:5

اس کانفرنس میں حقوق نسواں کے لیے مؤثر مکمل اقدامات پر زور دینے کے ساتھ مندوبین نے عورتوں کے دقیانوسی اور روایتی رویوں کے خاتمے پر بھی زور دیا۔

دوسری کانفرنس میں دوسری مدت کے پلان آف ایکشن کا تعین کیا گیا اور مساوات کی تعریف کی گئی۔ اس کی رو سے مساوات کا مطلب صرف قانونی مساوات ہی نہیں بلکہ ترقی کی راہ میں برابر مواقع، برابر ذمہ داریاں اور بنیادی حقوق میں برابری ہے۔

۳- خواتین کی تیسری عالمی کانفرنس (نیروبی)

خواتین کی تیسری کانفرنس میں تمام حاصل شُدہ تجربات، خواتین کی ترقی کی راہ میں حائل رکاوٹوں اوراقوام متحدہ کے ''عشرہ برائے خواتین'' کے نتائج کا جائزہ لیا گیا' تاہم میکسیکو کانفرنس میں متعین شدہ تمام اہداف کا حصول ممکن نہ ہو سکا۔ سب سے بڑی کامیابی یہ ہوئی کہ عالمی سطح پر خواتین کے مسائل اُبھر کر سامنے آئے۔ خواتین کی زندگی اور ان کے حالات پر معلومات کا بڑے پیمانے پر تبادلہ کیا گیا اور ایک اہم قدم اس کانفرنس میں یہ اٹھایا گیا کہ ترقی کی تعریف کو خواتین کے تناظر میں جدت دی گئی۔

اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے نیروبی کانفرنس میں عورتوں کی ترقی کے لیے لائحہ عمل بنانے پر زور دیا۔ اس بات کا فیصلہ کیا گیا کہ آئندہ ہر پانچ سال بعد عورتوں کی ترقی کا جائزہ لینے کے لیے سروے کروائے جائیں گے۔

NGOs کا اس کانفرنس میں شرکت کا مقصد خواتین کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا نہیں تھا بلکہ انہوں نے اقوام متحدہ کی دستاویزات کی تیاری میں اور حکومت کے ساتھ تنظیم سازی میں ایک نیا رُخ فراہم کیا۔ خواتین نے اپنے آپ کو منظّم کیا، اپنی حکومتوں سے ملیں اور ایسے ایشوز کو حکومت کے سامنے پیش کیا جن کو لینے میں وہ ہچکچاہٹ کا مظاہرہ کر رہی تھیں۔ انہوں نے اپنے مسائل کے حل کے لیے نہ صرف مقامی سطح پر بلکہ بین الاقوامی طور پر عملی اقدامات کیے۔ مزید برآں این جی اوز کے نمائندے سرکاری کارروائی کی نگرانی کرنے اور حکومتی وفود سے زبان اور دوسرے ایشوز پر بات چیت کرنے کے لیے موجود تھے۔

این جی اوز کے اس تصور کو علاقائی یا بین الاقوامی منصوبہ بندی کی کمیٹیوں کے ذریعے این جی اوز نے خود فروغ دیا۔ این جی اوز نے اس تصور کے فروغ کے لیے سیمینار، لیکچرز، ورکشاپس، نمائش، مظاہرات، اجلاس، تھیٹرز، کنسرٹ اور دوسرے فنکارانہ پرفارمنسز کو استعمال کیا۔

نیروبی کانفرنس کا جائزہ

عورتوں کے متعلق تیسری عالمی کانفرنس عورتوں کے مساویانہ حقوق اور ان کے بارے میں اقوام متحدہ کے خواتین سے متعلق عشرے کی کامیابیوں کا جائزہ لینے کے لیے منعقد کی گئی۔ 1985ء میں نیروبی میں ہونے والی اس کانفرنس میں غیر سرکاری تنظیموں کے 15,000 نمائندے شریک ہوئے۔ اس کانفرنس کے بیشتر شرکا نے عورتوں کے مساویانہ حقوق کے لیے عالمی تحریک کا آغاز قرار دیا۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ میکسیکو کانفرنس کے موقع پر عالمی اقتصادی اور سیاسی صورتِ حال کی وجہ سے جو اختلافات کشیدگی اختیار کر چکے تھے' ان دس برسوں کی محنت کے بعد ترقی، مساوات اور امن کے پرچم تلے ایک

متحدہ بین الاقوامی قوت بن گئے۔لیکن اعداد وشمار کی روشنی میں تجزیہ کرنے پر بات سامنے آئی کہ کوپن ہیگن کانفرنس کے بعد عورتوں کے حقوق کے لیے کیے جانے والے اقدامات ناکافی ثابت ہوئے۔اس کانفرنس میں شرکا نے یہ محسوس کیا کہ اہداف کے حصول کے لیے نئی حکمت عملی طے کرنے کی ضرورت ہے۔گزشتہ صدی کے اواخر تک کے لیے ایک ترقی پسندانہ حکمت عملی طے کی گئی اور شرکا نے اس کو اتفاق رائے سے منظور کرلیا اس دستاویز میں کہا گیا کہ تمام مسائل عورتوں ہی کے مسائل ہیں۔[۶]

اس کانفرنس میں تمام انسانی معاملات کے حل اور فیصلہ سازی کے سلسلے میں خواتین کی شرکت کو سیاسی اور سماجی ضرورت قرار دینے کے علاوہ ان کو خواتین کا جائز حق تسلیم کیا گیا۔اقوام متحدہ کی طرف سے کتاب ''خواتین 2000'' نامی دستاویز میں جن بنیادی اقدامات کی نشان دہی کی گئی وہ درج ذیل ہیں:

1۔ آئینی اور قانونی اقدامات

2۔ سماجی شرکت میں مساوات

3۔ سیاسی شرکت اور فیصلہ سازی میں مساوات

یہاں یہ امر نہایت اہم ہے کہ اس کانفرنس میں تمام مسئلوں کو عورتوں کے مسائل قرار دیا گیا تھا لہٰذا اس ترقی پسندانہ دستاویز میں روزگار، صحت، تعلیم، سماجی بہبود سے لے کر سائنس، صنعت مواصلات اور ماحول تک ہر شعبے میں اقدامات کی سفارش کی گئی۔ بعد ازاں اس کانفرنس کی دستاویز کی پیروی کرتے ہوئے جنرل اسمبلی نے اقوام متحدہ سے کہا کہ عالمی ادارے کے تمام شعبوں میں عورتوں کے مسائل سے متعلق مراکز قائم کیے جائیں۔[۷]

ستمبر 1994ء میں UNO کی طرف سے قاہرہ میں بہبود آبادی کانفرنس کے نام سے ایک کانفرنس کا انعقاد ہوا۔ اس کانفرنس کے ذریعے اقوام متحدہ کے ممبر ممالک میں جنسی آزادی اور کنڈوم کلچر کو رائج کرنے کے لیے اقدامات کیے گئے۔ اس کانفرنس میں بھی خواتین کے حقوق کو انسانی حقوق قرار دیا گیا اور اس بات پر زور دیا گیا کہ رکن ممالک عورت کو ممکنہ حد تک مرد کے مساوی حقوق دیں۔پچھلی تمام کانفرنسوں میں پیش کیے جانے والے تمام قرار دادوں کے علاوہ جو نئے امور قابل غور ہیں ان میں عورتوں کو روزگار کی بآسانی فراہمی اور عورتوں پر تشدد کا خاتمہ شامل تھا۔[۸]

کانفرنس میں اس بات پر زور دیا گیا کہ قوانین اور اصول وضوابط کے تحت ان تمام باتوں پر عمل کرنے کے لیے رکن ممالک حتی الوسع جدو جہد کریں۔

۴-خواتین کی چوتھی عالمی کانفرنس، بیجنگ 5+

عملی لائحہ عمل بیجنگ کانفرنس 1995ء:

بیجنگ میں خواتین کی چوتھی عالمی کانفرنس (4-15 ستمبر 1995) کے سولہویں مکمل اجلاس میں عملی لائحہ عمل (PFA) کی منظوری دی گئی تھی۔عملی لائحہ عمل، خواتین کو فیصلہ سازی کا حق دینے میں انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔اس لائحہ عمل کے تحت خواتین کی حیثیت کو بہتر کرنے کے لیے 12 اہم اور توجہ طلب شعبے جن میں خواتین اور غربت، تعلیم و تربیت، صحت، تشدد، مسلح

۶۔ The Nairobi Forward Looking Strategies for the advancement of women, United Nations P: 5

۷۔ خواتین ۲۰۰۰ء: اقوام متحدہ، ص۲ ۸۔ ایضاً، ص: ۲، ۳

تصادم اور معیشت، حکومت اور فیصلہ سازی میں خواتین کا کردار، خواتین کی ترقی اور انتظامی طریقہ کار، خواتین کے انسانی حقوق، خواتین اور میڈیا، خواتین اور ماحولیات اور بچیوں پر کام کرنے کا فیصلہ کیا گیا' تاکہ دنیا بھر میں خواتین کی بنیادی آزادیاں، انسانی حقوق، گھر اور کام میں ہر سطح اور مرحلے پر مردوں کے برابر حقوق دلانے کی حکمت عملی طے ہو جائے۔[۹]

اس کانفرنس کی سب سے اہم بات یہ تھی کہ ملکی سربراہان سے لے کر غریب طبقے تک ہر سطح کی خواتین کانفرنس میں شریک ہوئیں۔ اس کانفرنس کو بیسویں صدی میں عورتوں کا سب سے بڑا اجتماع قرار دیا جاتا ہے۔ اس میں تقریباً 30,000 خواتین نے شرکت کی۔ اس کانفرنس میں بارہ مسائل کی نشاندہی کی گئی۔ جنہیں عورتوں کی بہبود کی راہ میں بڑی رکاوٹ تصور کیا جاتا ہے۔[۱۰]

بیجنگ کانفرنس میں جو بنیادی تبدیلی دیکھنے میں آئی وہ یہ تھی کہ عورتوں کے مسائل سے توجہ ہٹا کر عورتوں اور مردوں میں مساوات کے نظریے پر توجہ مرتکز کی گئی۔ اس کانفرنس میں تسلیم کیا گیا کہ معاشرے کے پورے ڈھانچے اور اس میں عورتوں اور مردوں کے تمام تعلقات کا دوبارہ جائزہ لیا جائے کیونکہ تشکیل نو کے ذریعے ہی عورت کو مکمل اختیارات مل سکتے ہیں۔ اور عورت زندگی کے تمام شعبوں میں مرد کی مساوی فریق بن کر اپنا مقام حاصل کر سکتی ہے۔ یہ بنیادی تبدیلی آئینہ دار تھی اس عزم کی کہ خواتین کے حقوق انسانی ہیں نیز جنسی مساوات ایک عالمگیر مسئلہ ہے۔

اس کانفرنس نے متفقہ طور پر اعلان بیجنگ اور پلیٹ فارم فار ایکشن کو منظور کیا جو اکیسویں صدی میں عورتوں کی بہبود و ترقی میں سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔ ''پلیٹ فارم فار ایکشن'' میں ان بارہ مسائل کی نشاندہی کی گئی جن کا تذکرہ پہلے آ چکا ہے۔

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی نے ''پلیٹ فارم فار ایکشن'' کی توثیق کرتے ہوئے اقوام متحدہ کے ذیلی اداروں' بین الاقوامی تنظیموں' غیر سرکاری تنظیموں' نجی شعبوں اور تمام ملکوں پر زور دیا کہ کانفرنس کی سفارشات پر عمل درآمد کے لیے مؤثر اقدامات کیے جائیں۔ اقوام متحدہ کو ''پلیٹ فارم فار ایکشن'' پر عمل درآمد کی نگرانی کا اہم کام بھی سونپا گیا۔

بیجنگ پلس 5 کانفرنس کا جائزہ

خواتین کی چوتھی عالمی کانفرنس (بیجنگ) کے پانچ سال گزرنے کے بعد مختلف ملکوں میں عمل درآمد کا جائزہ لیا گیا اور ختم نہ ہونے والے اور نئے ابھرنے والے مسائل کی نشاندہی کی گئی تاکہ اس سے متعلق ان ممالک میں ہونے والی پیش رفت اور ناکامیوں کو جانچا جا سکے اور اس ضمن میں پیش آنے والی رکاوٹوں کو دور کرنے کے لیے حکمت عملی طے کی جا سکے۔ بیجنگ پلس فائیو اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے خصوصی اجلاس کے طور پر 5 سے 9 جون 2000ء میں منعقد ہوا تھا۔ اِن بارہ نکات پر جو کہ بیجنگ میں لائحہ عمل کے طور پر دیے گئے تھے اِس کا جائزہ لینے کے لیے اِس کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔

اس کانفرنس کو یہ عنوان دیا گیا:

"Women 2000,Gender, Equality, Development & Peace in the twenty first century" (دو ہزار کی خواتین اور اکیسویں صدی میں صنفی مساوات امن اور ترقی)

۹۔ خواتین ۲۰۰۰ء اقوام متحدہ۔ ص ۳

۱۰۔ United Nations Department of Public Information. http://www.un.org/geninfo ;http://www.org.women watch

اس کانفرنس کی خاص بات یہ تھی کہ اس میں بیجنگ کانفرنس کے طے شُدہ بارہ نکاتی ایجنڈے کی توثیق کو اقوام متحدہ کی جانب سے تمام ممبر ممالک پر حکماً نافذ کرنا تھا نیز خلاف ورزی کرنے پر اقوام عالم، مجرم ملک کے خلاف ایکشن لینے کی مجاز قرار پائی تھیں۔

اس کانفرنس کی تیاریاں 95ء میں ہونے والی بیجنگ کانفرنس کے فوراً بعد شروع ہوئیں تاہم 99ء اور 2000ء میں تیاریاں عروج پر پہنچیں۔ اس کے لیے دنیا کے مختلف علاقوں میں گاہے بگاہے علاقائی کانفرنسیں منعقد کروائی جاتی رہیں۔ ان میں نیو یارک میں 15 مارچ 1999ء تک ہونے والی (Prep-Com) کے علاوہ 27 فروری سے 17 مارچ تک نیویارک میں ہونے والی کانفرنس نیز کھٹمنڈو، بنکاک اور دیگر ممالک میں ہونے والی علاقائی کانفرنسیں شامل ہیں۔ اس کانفرنس کا ایجنڈا درج ذیل تھا:[۱۱]

1۔ خاتون خانہ کو گھریلو ذمہ داریوں اور تولیدی خدمات پر باقاعدہ معاوضہ دیا جائے۔

2۔ ازدواجی عصمت دری پر قانون سازی اور فیملی کورٹ کے ذریعے مردوں کو سزا دلوانا۔

3۔ طوائف کو جنسی کارکن قرار دینا۔

4۔ ممبر ممالک میں جنسی تعلیم اور کنڈوم کے استعمال پر زور دینا۔

5۔ اسقاطِ حمل کو عورت کا حق قرار دینا۔

6۔ ہم جنس پرستی کا فروغ۔[۱۲]

اقوام متحدہ اور اس کے مخصوص ادارے

ہزاروی ترقیاتی اہداف

(Millennium Development Goals)

ہزاروی ترقیاتی اہداف (MDGs) کیا ہے؟

ہزاروی ترقیاتی اہداف کے آٹھ بنیادی مقاصد ہیں جن کا حصول دنیا کو درپیش ترقیاتی چیلنجز کے ضمن میں 2015 تک پایہ تکمیل تک پہنچانا ہے۔ ہزاروی ترقیاتی اہداف اقوام متحدہ میلینیم اعلامیہ سے لیے گئے ہیں، جسے ستمبر 2000ء کی اقوام متحدہ کی میلینیم سربراہی کانفرنس میں 189 اقوام نے سراہا اور 147 سربراہان مملکت نے دستخط کیے۔

بنیادی مقاصد

ہزاروی ترقیاتی اہداف (MDGs) کے مندرجہ ذیل بنیادی مقاصد ہیں:

1۔ غربت، بھوک اور افلاس کا خاتمہ

2۔ عالمگیر ابتدائی تعلیم کا حصول

---

۱۱ Women From Beijing, a Platform for, Action and a clean Mandate for Women's Progress. United Nation, P:3

۱۲۔ پروفیسر ثریا بتول علوی: ماہنامہ محدث لاہور۔ جولائی ۲۰۰۰ء: ص ۷-۹

3۔ جنس پر مبنی امتیازی سلوک کا خاتمہ، خواتین کو Empower کرنا

4۔ بچوں کی شرح اموات میں کمی

5۔ زچہ بچہ کی نگہداشت میں بہتری

6۔ ایڈز، ملیریا اور دوسری بیماریوں کے خلاف مناسب اقدامات

7۔ ماحولیاتی تحفظ کو یقینی بنانا

8۔ ترقی کے لیے باہمی شراکت داری کو پروان چڑھانا۔

1990ء کی بین الاقوامی رسمی وغیر رسمی کانفرنسوں اور سربراہی اجلاسوں میں اس بات کو تسلیم کیا گیا کہ ترقی ونشونما اورغربت وافلاس کا خاتمہ باہمی تعاون اور مدد سے ہی ممکن ہے۔ ہزاروی ترقیاتی اہداف (MDGs) کی تشکیل کے دوران اسی عہد کا اعادہ کیا گیا۔

ہزاروی ترقیاتی اہداف (MDGs) اس بات کا شعور دیتے ہیں کہ ترقی کا انحصار جمہوری حکومت، قانون کی حکمرانی، انسانی حقوق کے احترام اور امن وسلامتی پر ہے۔

ہزاروی ترقیاتی اہداف (MDGs) محدود اور ذیلی اشارات کی مدد سے قابل جائزہ ہیں۔

ہزاروی ترقیاتی اہداف (MDGs) کے آٹھویں مقصد کے حصول کے لیے انٹرنیشنل کانفرنس برائے فنانس میکسیکو 2002ء اور اگست 2003ء میں جو ہانسبرگ میں ترقی پر ہونے والی بین الاقوامی کانفرنس میں ترقی یافتہ ممالک کو ترقی پذیر ممالک کی ترقی میں اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برا ہونے کی ضرورت پر زور دیا۔

ہزاروی ترقیاتی اہداف (MDGs) کا اطلاق

2002ء میں اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے عالمی رہنماؤں کی درخواست پر، اقوام متحدہ میلینیم اعلامیہ کے اطلاق کا مکمل جائزہ پیش کیا اور میلینیم اعلامیہ میں کیے گئے عہد کو پورا کرنے کا ایک مکمل اور جامع لائحہ عمل پیش کیا۔

اس لائحہ عمل پر عمل درآمد کا آغاز 2002ء کی اس رپورٹ سے ہوتا ہیں جس میں مسلح تنازعات، بیماریوں (ایڈز، ملیریا) سے تحفظ اور ان کے علاج پر توجہ مرکوز کی گئی۔ 2003ء میں پائیدار ترقی کی ضرورت اور اہمیت پر زور دیا گیا۔

2004ء میں ٹیکنالوجی میں فرق اور بین الاقوامی جرائم کے خاتمے کی ضرورت پر توجہ دی گئی۔

اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے 2005ء میں ہزاروی ترقیاتی اہداف کے فیصلوں کے اطلاق اور پراگریس (خاص طور پر ترقی پذیر ممالک کی ترقی کے لیے اقدامات، ایچ آئی وی اور ایڈز کا کنٹرول) کے پہلے پانچ سال مکمل اور جامع رپورٹ پیش کی۔

ہزاروی ترقیاتی اہداف (MDGs) کے اہداف

درج بالا مقاصد کے ضمن میں جو ذیلی اہداف پیش نظر ہیں وہ مقاصد سمیت حسب ذیل ہیں:

1۔ غربت، بھوک اور افلاس کا خاتمہ

i) ایک ڈالر یومیہ فی کس آمدنی کے تناسب میں کمی

ii) بھوک کے مسائل سے دوچار افراد کے تناسب میں کمی

2۔ عالمگیر ابتدائی تعلیم کا حصول

iii) تمام طلبہ وطالبات کی پرائمری تعلیم کی تکمیل کی یقین دہانی

3۔ جنس پر مبنی امتیازی سلوک کا خاتمہ، خواتین کو طاقتور بنانا

iv) 2005ء تک پرائمری اور سیکنڈری تعلیم میں اور 2015ء تک تمام مدارج تعلیم میں صنفی تفاوت کا خاتمہ

4۔ بچوں کی شرح اموات میں کمی

v) پانچ سال سے کم عمر کے بچوں میں شرح اموات میں دوتہائی کمی

5۔ زچہ صحت کی نگہداشت میں بہتری

vi) زچہ کی شرح اموات میں تین چوتھائی تک کی کمی

6۔ ایڈز، ملیریا اور دوسری بیماریوں کے خلاف مناسب اقدامات

vii) ایڈز اور ایچ آئی وی کے پھیلاؤ کے خلاف اقدامات

viii) ملیریا اور دوسری بیماریوں کے پھیلاؤ کے خلاف اقدامات

7۔ ماحولیاتی تحفظ کو یقینی بنانا

ix) ماحولیاتی آلودگی سے متعلق ملکی قوانین میں بہتری کے اقدامات

x) صاف پانی کی فراہمی (دنیا کی آدھی آبادی کو)

8۔ ترقی کے لیے باہمی شراکت داری کو پروان چڑھانا

xi) قومی اور بین الاقوامی سطح پر غربت کا خاتمہ، معاشی وسماجی نظام کی بہتری کے لیے کوشش کرنا

xii) ترقی پذیر ممالک کی ضروریات جیسا کہ ٹیرف، ایکسپورٹ، قرضہ جات میں ریلیف پر خصوصی توجہ

xiii) لینڈ لاک ممالک اور چھوٹے جزائر کی ضروریات کا خیال رکھنا

xiv) ترقی پذیر ممالک کے قرضہ کے مسائل کو قومی و بین الاقوامی سطح پر حل کرنے کی کوشش کرنا اور انہیں لمبی مدت کے لیے ریلیف دینا۔

xv) ترقی پذید ممالک کے نوجوانوں کے مسائل کے حل کے لیے حکمت عملی بنانے اور اس کے اطلاق میں مدددینا

xvi) ادویات بنانے والی کمپنیوں کے تعاون سے ترقی پذیر ممالک میں زندگی بخش ادویات کی فراہمی کو یقینی بنانا

xvii) پرائیوٹ سیکٹر کے تعاون سے ترقی پذیر ممالک میں نئ ٹیکنالوجی خاص طور پر انفارمیشن اور کمیونیکیشن ٹیکنالوجی کے فوائدبھی پہنچانا۔[۱۳]

MDGs پر عمل درآمد کے جائزے کے لیے بین الاقوامی کانفرنس منعقدہ اسلام آباد:

اقوام متحدہ کے اِن معاہدات اور MDGs پر عمل درآمد کا جائزہ لینے کے لیے اسلام آباد میں 28 تا 30 مارچ

۱۳۔ کشور ناہید: تدوین کار: سیاسی جماعتوں کے کارکنان کے لیے اہم معلومات موضاعات، پتن مطبوعات، اسلام آباد ص ۱۳۷

2005ء کو ایک بین الاقوامی کانفرنس کا انعقاد ہوا۔جس میں درج ذیل منصوبہ عمل پیش کیا گیا۔

اقوام متحدہ کی کارکردگی:

(i) قریباً 60 سال قبل، 26 جون 1945ء کو اقوام متحدہ کے چارٹر پر دستخط کیے گئے جس میں اقوام متحدہ کے نظام اور دیگر میں پیش لفظ کی دوبارہ توثیق کرتے ہوئے ''بنیادی انسانی حقوق، بنی نوع انسان کی عظمت اور قدر و قیمت، مردوزن اور قوموں کی برابری سے متعلق یکساں حقوق ...... وسیع تر آزادی میں سماجی ترقی اور بہتر طرز زندگی کی ترویج پر یقین'' کے حوالے سے دنیا کے سامنے اس وژن اور مقصد کا اعلان کیا گیا۔

(ii) اس طرح اقوام متحدہ کا چارٹر صنفی مساوات کا اعلان کرنے والا پہلا بین الاقوامی معاہدہ ثابت ہوا۔تب سے بین الاقوامی برادری نے صنفی ہم آہنگی کی ترویج سے متعلق ایک بین الاقوامی مہم کا آغاز کیا جس کے تحت بین الاقوامی اعلان برائے انسانی حقوق، خواتین کے خلاف ہمہ اقسام کے صنفی امتیاز کے خاتمے پر کنونشن، بیجنگ پلیٹ فارم برائے عمل، ICPD کا اعلانِ قاہرہ، انسانی حقوق کا اعلانِ ویانا، ہزار سالہ اعلامیہ اور MDGs اور دیگر بین الاقوامی معاہدات اور کانفرنسز ہوئے۔

(iii) 189 ممالک کے دستخطوں سے جاری شُدہ بیجنگ پلیٹ فارم برائے عمل تمام متعلقہ 12 شعبوں بشمول غربت، تعلیم، صحت، سیاسی سرگرمی، اختیارات سے متعلق ایک جامع منصوبہ عمل ترتیب دیتا ہے۔اس منصوبے پر مؤثر عمل درآمد اقوامِ متحدہ کے صنفی مساوات سے متعلق مقاصد کے حصول اور نتیجتاً MDGs کو تسلیم کرانے میں نمایاں کردار ادا کرے گا۔

(iv) اقوامِ متحدہ کے معاشی اور سماجی کونسل (ECOSOC) کی متفقہ ماحصل 1997/2ء میں صنفی ہم آہنگی کی وضاحت اس طرح کی گئی: ''......تمام شعبہ جات اور ہر سطح پر زن و مرد کے لیے بنائے گئے کسی منصوبے کے سرسری جائزہ کا عمل، بشمول قانون سازی، پالیسیاں یا پروگرامز۔ یہ مردوزن کے متعلقات و تجربات کو تمام سیاسی، معاشی اور سماجی زاویوں سے پالیسیوں اور پروگرامز کے ڈیزائن، عمل درآمد، جائزہ اور ارتقا کا ایک اہم زاویہ بنانے کی حکمت عملی ہے تاکہ مردوزن یکساں طور پر مستفید ہوں اور عدم مساوات کو فروغ حاصل نہ ہوسکے۔ بنیادی مقصد مساوات کا حصول ہے۔'' یہ تعریف اس بات کو واضح کرتی ہے کہ ہم آہنگی بذاتِ خود ایک مقصد نہیں ہے بلکہ یہ صنفی مساوات کے مقصد کے حصول کا ایک ذریعہ ہے۔

(v) صنفی مساوات اور MDGs کے لیے کام کرنے والے دنیا بھر کی حکومتوں کے نمائندے، اقوام متحدہ، بین الحکومتی نمائندے اور این جی اوز، ماہرین اور سکالرز، میڈیا، پرائیویٹ سیکٹر اور ممتاز خواتین و حضرات نے اسلام آباد میں 28 تا 30 مارچ 2005ء کو ''صنفی ہم آہنگی اور MDGs کے حصول کے لیے صنفی طرزِ عمل کی ترویج کے لیے انسانی حقوق، دیرپا ترقی اور بین الاقوامی امن کے جذبہ کے ساتھ اتفاقِ رائے سے مندرجہ ذیل جامع اسلام آباد منصوبہ عمل کا اجرا کیا۔

(ب) سیاسی سوچ

(vi) جبکہ اقوامِ متحدہ کے 191 ممالک تقریباً تمام یو این ایجنسیوں، این جی اوز اور عام شہریوں کے اشتراک سے ''میلینیم اعلامیہ اور ہزار سالہ ترقی مقاصد (MDSs)'' کی حمایت کرتے ہیں۔ایسے ہی تنظیموں کی ایک قابل ذکر

تعدادGoal3 کو اس کے دیگر سات Goals سے باہمی طور پر تقویت دینے والے تعلق کی وضاحت کے ذریعے صنفی مساوات اور ہم آہنگی سے متعلق سیاسی سوچ کو فروغ دے رہی ہیں۔

(vii) حکومتوں اور تمام متعلقہ عاملین بشمول این جی اوز، تعلیمی ماہرین، پارلیمنٹیر ینز، مقامی عہدیدار، کاروباری طبقہ، اقوامِ متحدہ، عام شہری اور پرائیویٹ سیکٹر کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ ایک ایسے عمل میں شریک ہوں جس کے ذریعے ''میلینیم ترقیاتی مقاصد(MDGs)'' پر عمل درآمد کو آگے بڑھایا جائے گا، ٹھوس اقدامات اور جامع طریقِ کار پر توجہ مرکوز رکھتے ہوئے صنفی مساوات اور خواتین کے اختیارات کے قومی اور مقامی ترجیحات میں اضافہ کیا جائے گا۔

(viii) ''میلینیم اعلامیہ'' اور دیگر اہم یو این اجلاسوں اور کانفرنسوں کی سفارشات اور منصوبہ ہائے عمل برائے صنفی مساوات و ترقی پر مؤثر عملدرآمد کے لیے بین الاقوامی کوششوں اور سیاسی سوچ کی بھی ضرورت ہے، تاکہ سرکاری، نجی اور عام شہری کی اس میں شمولیت کو تحریک دی جاسکے۔ ان کوششوں میں مقامی، قومی، علاقائی اور بین الاقوامی عاملین میں باہمی ربط اوران کی افادیت میں اضافے کے لیے ٹھوس کوششوں کا لازمی اہتمام ہو، تاکہ MDGs کے مؤثر حصول کے لیے صنفی حساسیت کے پروگرامز کو جاری، نئی سرگرمیوں پروان چڑھایا جاسکے اور موجودہ سرگرمیوں کو تقویت دی جاسکے۔

(ج) مشکلات اور خطرات

''اسلام آباد بین الاقوامی کانفرنس'' کے دوران تجزیہ کی گئی بنیادی مشکلات، خطرات اور مواقع یہ تھے:

(ix) دنیا MDGs کے حصول کے لیے کمر بستہ ہے۔ MDGs کا مکمل حصول تب ہی ممکن ہے جب Goal 3 کی مرکزیت کو پیش نظر رکھا جائے اور صنفی مساوات کے لیے پیش قدمی، پروگرامز اور کوششوں کو صنفی ہم آہنگی کے ہتھیار کو استعمال کرتے ہوئے دنیا کے ہر کونے میں اس پر عملدرآمد کرایا جائے۔

(x) حالیہ ملکی رپورٹ کے مطابق Goal 3 کے حصول کی پیش رفت صحیح سمت میں ہورہی ہے تاہم یہاں پر مخصوص ذیلی درجوں میں نمایاں سست روی پائی جاتی ہے۔ مثلاً قومی پارلیمنٹس میں خواتین کی یکساں نمائندگی میں بہت ہی معمولی پیش رفت دیکھنے میں آئی ہے جبکہ تعلیمی میدان میں صنفی مساوات کے منصوبہ جاتی مقاصد کے بعد معمولی سی سست روی ہے۔ اگرچہ قومی اعداد و شمار مختلف ہوسکتے ہیں۔

(xi) عام طور پر کہا جاسکتا ہے کہ دیگر MDGs کے حصول کی پیش رفت صحیح سمت میں ہورہی ہے، اگرچہ مخصوص مقاصد اور ذیلی درجوں کو ابھی خصوصی توجہ کی ضرورت ہے۔ ان میں Goal 1 (انتہائی غربت اور بھوک کا خاتمہ) کے حصول میں نقائص، خصوصاً Sub-Saharan افریقہ اور مغربی و وسطی ایشیا Gaoal 4 (بچوں کے اموات کو کم کرنا) Goal 6(HIV/AIDs، ملیریا اور دیگر امراض کے خلاف جنگ) اور Goal 7 (ماحولیاتی تحفظ کو یقینی بنانا) شامل ہیں۔

(xii) بین الاقوامی صنفی ہم آہنگی کی ابتدائی اقدامات کے حوالے سے قابل ذکر پیش رفت ہوئی ہے۔ تاہم ابھی پالیسی کمٹمنٹس اور حقیقی عمل درآمد میں ایک بڑا خلا پایا جاتا ہے۔ باقی ماندہ مشکلات میں صنفی تجزیہ کی پالیسی اور پروگرام ڈویلپمنٹ کی منظم بنیاد کے طور پر استعمال میں ناکامی، سیکٹر پالیسیوں، منصوبوں، پروگرامز اور حکمتِ عملیوں میں صنفی تناظر کی شمولیت کی کمی محسوس کی جاتی ہے۔ ناکافی وسائل اور جائزہ کی کمی، جانچنے اور رپورٹنگ کی ضروریات بمعہ معیاری تکنیک شامل ہیں۔

(xiii) تاحال صنفی تناظر کو قومی پالیسی اور منصوبوں میں مناسب حد تک شامل یا کافی رواج نہیں دیا گیا ہے۔ زیادہ تر توجہ صنفی مساوات کے مخصوص مقصد (Gaoal3) پر دی گئی اور تھوڑی توجہ صنفی تناظر کے ساتھ دیگر مقاصد پر دی گئی۔ دقّت طلب کام یہ ہوگا کہ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ صنفی تناظر کو واضح طور پر بحث مباحثوں، سرگرمیوں اور منصوبوں میں آوٹ لائن کیا جائے تا کہ دیگر سات Gaoals پر عمل درآمد کیا جاسکے۔ دنیا میں امن، سلامتی، انصاف، اتحاد اور استحکام کے لیے صنفی مساوات انتہائی اہمیت کی حامل ہے۔[۱۴]

(xiv) انسانی حقوق، تخفیفِ غربت، روزگار، تجارت اور کاروبار، پائیدار معاشی ترقی، سیاسی سرگرمیاں اور ان کے مأخذ جیسے شعبوں میں صنفی عدم مساوات اور خطرات کو خصوصیت کے ساتھ بیان کیا جانا چاہیے۔MDGs، مختلف وسائل تک خواتین کی ایسی رسائی کو ترجیح دیتے ہیں جو اِن کے اختیارات کو صراحت کے ساتھ بیان کرے۔ خصوصاً ان کے سیاسی، سماجی اور معاشی حقوق بشمول بلوغت پر مستقبل کے کام۔

(xv) صنفی ہم آہنگی اور MDGs پر منعقدہ بین الاقوامی کانفرنس نے صنفی مساوات کو درپیش خطرات اور مشکلات پر بین الاقوامی آگاہی کے عمل کو دہرایا اور MDGs کے حصول کے لیے صنفی بنیاد کی تقویت کی اہمیت کے لیے تسلیم شدہ اعتراف کا اعادہ کیا ہے۔ صنفی مساوات اور پائیدار ترقی، صنفی رواجی تکنیک، ٹیکنالوجی اور سرگرمیوں میں شمولیت کے ذریعے حاصل کی جاسکتی ہے، جن میں سیاسی سرگرمیاں، قانونی اور قانون سازی کا رجحان، تعلیم، آئی سی ٹی، پارٹنر شپ کی ترقی، مالی معاونت اور ادارہ جاتی میکانزم شامل ہیں۔

(د) کرنے کے کام/ ذمہ داریاں

ہم، شرکاء'' بین الاقوامی کانفرنس برائے صنفی ہم آہنگی اور MDGs اسلام آباد'' پاکستان میں 28 تا 30 مارچ 2005ء کو مندرجہ ذیل پر متفق اور اس کی تاکید کے لیے مجتمع ہوئے:

اس کانفرنس کے تمام شرکا کی بصیرت افروز اور جامع غور وفکر، وزارتِ ترقی خواتین اور حکومتِ پاکستان کی حمایت، بین الاقوامی کانفرنس کی تیاری کے حوالے سے 2003ء سے اپوا (APWA) کی شاندار کاوش، یو این، این جی اوز غیر رسمی علاقائی نیٹ ورک (IRENE) قومی کوآرڈی نیٹر برائے پاکستان کی حمایت کو سراہتے ہیں، اور آل پاکستان ویمن ایسوسی ایشن (APWA) کی بانی اور پیٹرن اِن چیف بیگم رعنا لیاقت علی خان کی صد سالہ برسی کو مناتے ہیں جنہوں نے تسلسل کے ساتھ خواتین کے اختیارات اور بین الاقوامی تعاون اور صنفی پروجیکٹ (برٹش کونسل اور شعبہ بین الاقوامی ترقی)، میڈیا اور کارپوریٹ سیکٹر کی حمایت اور تعاون کو بھی سراہتے ہوئے درپیش خطرات، مشکلات اور مواقع کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اور صنفی مساوات کے حصول اور جامع صنفی طریقہ ہائے کار برائے MDGs کے لیے ضروری کام، خصوصاً دوران سال 2005ء میں، جیسا کہ اس دوران اقوام متحدہ کے قیام کی 60 سالہ تقریبات، میلینیم ڈویلپمنٹ مقاصد اور میلینیم اعلامیہ کا 5+ جائزہ اور بیجنگ پلیٹ فارم برائے عمل کا 10+ جائزہ لیا جارہا ہے۔

متذکرہ بالا اور ضمنی سفارشات کے ساتھ مکمل اتفاق رائے رکھتے ہوئے، ہم شرکا بین الاقوامی کانفرنس برائے صنفی ہم

۱۴۔ اقوام متحدہ کے معاہدات اور MDGs پر عمل درآمد کا جائزہ: کانفرنس ۲۸ تا ۳۰ مارچ ۲۰۰۵ء اسلام آباد

آہنگی اور میلینیم ترقیاتی مقاصد پر عملدرآمد کے کام کے لیے پھیل جائیں گے اور ہم حکومتوں، این جی اوز، پرائیویٹ سیکٹر، شہری تنظیموں اور دیگر اداروں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ 2015ء تک صنفی مساوات اور MDGs کے حصول کے لیے اپنی کاوشوں کو وسعت دیتے ہوئے۔

۱۔ میلینیم اعلامیہ اور میلینیم ترقیاتی مقاصد کے حصول کے لیے کی جانے والی بین الاقوامی کوششوں کی مہم کے لیے مکمل طور پر صنفی حساسیت کے تناظر اور حقوق کی بنیاد پر ترتیب کردہ طریقہ ہائے کار قومی اور بین الاقوامی ایجنڈوں میں ترقیاتی حکمتِ عملیوں، معاشی، سماجی اور سیاسی پالیسیوں اور پروگرامز، میکرو اکنامک اقتصادی اور تجارتی عمل کو ترتیب دیتے وقت ترجیحی بنیاد پر اہم فریقین کی شمولیت کو یقینی بنائے۔[۱۵]

۲۔ اچھی حکمرانی کے اصول، قانونی ضابطے اور حق ترقی کی بجا آوری کریں اور میلینیم ترقیاتی مقاصد (MDGs) کے حصول کے ایک ذریعہ کے طور پر خواتین کے اختیارات اور صنفی ہم آہنگی کی مکمل حمایت کریں۔

۳۔ تمام ممالک کی حکومتوں کو تاکید کی جائے کہ

(i) صنفی مساوات اور میلینیم اعلامیہ اور MDGs کے حصول کے لیے اپنی ذمہ داریوں کو بروئے کار لائیں اور ان مقاصد کو اپنی پالیسیوں، سرگرمیوں، قانون سازی اور ترقیاتی پروگرامز میں شامل کریں۔

(ii) MDG Goal 3 کی مرکزیت کے حصول کے لیے بطورِ ذریعہ اپنے ڈائیلاگ، پروگرامز، سرگرمیوں اور پارٹنرشپس کو صنفی ہم آہنگی کے ایک ذریعہ کے طور پر بروئے کار لاتے ہوئے میلینیم اعلامیہ اور MDGs پر مؤثر عملدرآمد کے لیے 2015ء تک صنفی مساوات کے حصول اور خواتین کو بااختیار بنانے کے عمل کو تقویت دے۔

(iii) عملدرآمد کے میکانزم کے ساتھ سیاسی سوچ کو تحفظ دیں جیسا کہ سیاسی پارٹیوں کے صنفی حساسیت کے انتخابی کوڈ اور قانون سازی کے متعلق تخصیص کوٹہ برائے خواتین اور خواتین کا پارلیمنٹ میں کام، فیصلہ سازی اور عمل پر نظر اور پیش رفت۔

(iv) جنس کی بنیاد پر امتیاز کو ختم کریں اور خواتین کی مواقع تک یکساں رسائی، رسمی اور غیر رسمی ملازمت، معاشی تحفظ، قانونی حقوق اور سیاسی سرگرمیوں بشمول فیصلہ سازی کی پوزیشنوں میں بااختیار بنائیں۔

(v) ایسے اداروں کو تقویت دینا جو تعلیم، مالی معاونت اور تعلیم میں مثبت عملی پالیسیوں، ملازمت، معیشت اور سیاست کے ذریعے خواتین کو بااختیار بناتے ہیں۔

(vi) قومی قانون سازی، عدالتی نظام اور بین الاقوامی پالیسیوں، سسٹم پر نظر اور پابندیوں کی تشکیل اور تقویت کو بروئے کار لاتے ہوئے مرد وزن کے انسانی حقوق اور قانونی تحفظ بشمول خواتین کے خلاف تشدد کی پالیسیوں کو ختم کرنا، جنسی حملوں، استحصال اور انسانی سمگلنگ کا خاتمہ کریں۔

(vii) شدید دباؤ اور مابعد تنازع علاقوں والے ممالک میں خواتین کی تنازعاتی روک تھام، امن کے قیام اور امن کی ترویج کے لیے کی جانے والی کوششوں میں نمایاں کردار ادا کرنے کے لیے شمولیت اور حوصلہ افزائی۔

(viii) حقیقی ترقیاتی طریقہ ہائے کار برائے تخفیفِ غربت، دیرپا معاشی ترقی اور پائیدار ترقی کی بنیاد پر ترتیب کردہ تخفیفِ غربت کے لیے بنائی گئی جامع پالیسیوں اور طریقہ ہائے کار کے ذریعے دنیا بھر میں، خصوصاً دیہی علاقوں اور دیہی

۱۵۔ ہزاروی ترقیاتی اہداف MDGs کانفرنس ۲۸ تا ۳۰ مارچ ۲۰۰۵ء اسلام آباد

خواتین کے لیے، غربت اور بھوک کا خاتمہ۔

(ix) ایسے جامع دیہی ترقیاتی پروگرامز کو ترتیب دینا جو مقامی طبقہ، حکومتوں اور عام شہری کی سماجی پروگرامز، تعلیم، فنی تربیت، مائیکرو فنانس اور قرضوں کی فراہمی، جائیداد اور کام کے مواقع پیدا کرنے، قدرتی، مالیاتی اور انسانی صلاحیتوں کی تنظیم و ترقی کو بروئے کار لاتے ہیں۔

(x) بین الاقوامی مالیاتی تعاون، عام شہری سے تعلق کو ترویج اور این جی اوز کی حمایت، نچلی سطح کی تنظیمیں اور ترقی و انسانی کوششوں میں حصہ دار مقامی اقدامات سے استعفادہ کریں۔

(xi) (الف) احتیاطی تعلیم برائے HIV/AIDs، STDs و دیگر امراض (ب) بنیادی اور تولیدی صحت کے پیشے سے منسلک افراد (ج) علاج و ادویات (د) احتیاطی خدمات اور رسد پر مقامی طور پر تشکیل کردہ صنفی حساسیت کے پروگرامز کو پروموٹ کرنا اور ان تک یکساں رسائی کی سہولت فراہم کرنا۔

(xii) بوڑھے اور معذور افراد کو یکساں حقوق کے تحفظ کے حوالے سے قومی قانون سازی اور سماجی پروگرامز کو زیرِ مطالعہ رکھنا۔

(xiii) لڑکیوں اور لڑکوں کے لیے ہمہ گیر (یونیورسل) ابتدائی تعلیم کو یقینی بنانا اور اس مقصد کے لیے تعلیمی پروگرامز کو فنڈز فراہم کرنا، سکول فیس کو ختم کرانا، اساتذہ کو جنسی حساسیت میں مہارت اور نصاب کے حوالے سے تربیت دینا اور ضروری انفراسٹرکچر کی فراہمی کو یقینی بنانا۔

۴۔ تمام فریقین پر زور دیتے ہیں کہ:

(i) منتخب علاقوں میں سماجی آگاہی کے پروگرامز اور مقامی معلوماتی مہم کے ذریعے لڑکیوں اور خواتین کے کردار کے حوالے سے عمر رسیدہ افراد، تہذیبی اور رواجی اقدار کے قیود کو بیان کیا جائے۔

(ii) خواتین اور لڑکیوں کو بااختیار بنانے کے لیے جامع اور تشکیل شدہ پروگرامز کے ذریعے خواتین اور لڑکیوں کی تعلیم کو فروغ دینا اور ناخواندگی کو کم کیا جائے۔

(iii) مقامی، قومی اور بین الاقوامی سطح پر تمام فریقوں بشمول عام شہری کا شامل کار کرتے ہوئے دیر پا ترقی کے لیے تخفیفِ غربت اور بین الشعبہ جاتی پروگرامز کے جامع اور مکمل طریقہ ہائے کار کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

(vi) صحت سے متعلق صنفی حساسیت کی خدمات اور تعلیم کے جامع پروگرامز کے ذریعے امراض کے خلاف جنگ کی جائے۔

(v) حکومتوں، اقوام متحدہ، بین الاقوامی امداد کنندگان، مقامی عہدیدار، این جی اوز، تعلیمی ادارے، پرائیویٹ سیکٹر اور شہریوں کے درمیان باہمی اشتراک کے اقدامات کو فروغ دیتے ہوئے میلینیم ترقیاتی مقاصد اور صنفی مساوات، میلینیم اعلامیہ کے حوالے سے اپنی ذمہ داریوں کو ادا کیا جائے۔

۵۔ بین الاقوامی برادری پر زور دیتے ہیں کہ:

(i) تمام فریقین کی باہمی شراکتی پروگرامز جن میں سرحد پار تعاون کے مسائل جیسا کہ انسانی سمگلنگ، ماحولیاتی آلودگی، امراض (جیسے HIV/AIDS اور STDs) کے حوالے سے معلومات، تنازعات اور پناہ گزینوں کے انتظام اور تخفیفِ غربت میں شمولیت رکھی جائے۔

(ii) صنفی بنیاد اور مالیاتی تخصیص کو کسوٹی بناتے ہوئے MGDs کے حصول میں مؤثر شرکت کے لیے بین الاقوامی

فنڈز اور منصوبوں کے لیے مالی معاونت میں اضافہ کیا جائے اور اس مقصد کے لیے بین الاقوامی مالیاتی اداروں اور فنڈز کا تعاون حاصل کیا جائے۔

(iii) بین الاقوامی عہدوں بشمول اقوام متحدہ کے نظام میں خواتین کی تقرری کی جائے۔

(iv) مختلف تہذیبوں، مذاہب اور معاشروں کے مابین بات چیت، رابطہ اور تعاون کو فروغ دیا جائے اور سماجی تکمیل اور استحکام کے حصول کے لیے شہری تنظیم، خواتین، غیر نمائندہ اور افراد اور اقلیتوں، مقامی افراد، نوجوان، عمر رسیدہ اور معذور افراد کو استعمال کرتے ہوئے مؤثر عوامی پالیسیوں کے ذریعے تقویت دی جائے۔

(v) صنفی مساوات اور صنفی انصاف کے ساتھ میلینیم اعلامیہ اور MGDs کے حصول کے لیے پیش رفت کے جائزہ اور ضروری اقدامات کی غرض سے تمام ممالک کے لیے بین الاقوامی مانیٹرنگ، تجزیہ، آڈیٹنگ، رپورٹنگ اور پیش رفت کے عمل کو مضبوط کریں۔

بیک وقت ہم اس کانفرنس کے شرکا تمام قومی اور بین الاقوامی برادری کے اہم فریقوں سے پرزور اپیل کرتے ہیں کہ وہ:

۶۔ اپنی سیاسی سوچ اور مالیاتی تعاون کو بڑھائیں تاکہ ذمہ داریوں کو عملی شکل دی جا سکے۔

۷۔ صنفی مساوات اور خواتین کے اختیارات کے حصول کے لیے صنفی ہم آہنگی (خواتین کو قومی دھارے میں لانے) کی افادیت کو تسلیم کریں۔

۸۔ بیجنگ پلیٹ فارم برائے عمل، خواتین کے خلاف ہمہ اقسام کے امتیازات کے خاتمہ (CEDAW) کے کنونشن، ہمہ گیر اعلامیہ برائے انسانی حقوق اور میلینیم اعلامیہ کے لیے بین الاقوامی معاونت کی دوبارہ توثیق کریں، MDGs کے حصول پر عملدرآمد کے لیے ترقیاتی کوشش کو تسلیم کریں۔

۹۔ شمولیتی پیش رفت، مستقل نظر اور تجزیہ کے عمل کی تمام سطحوں (قومی، علاقائی اور بین الاقوامی) کی حمایت کی جائے اور حالیہ 5+ جائزہ برائے MDGs، حالیہ 10+ جائزہ ترقی برائے بیجنگ پلیٹ فارم برائے عمل پر عملدرآمد اور یو این کمیشن کی خواتین کے کردار سے متعلق اجلاسوں میں پوری طرح حصہ دار بنیں۔

۱۰۔ اسلام آباد منصوبہ عمل پر عملدرآمد کی پیش رفت کے لیے دیگر فریقین کے ساتھ دلچسپی لینے والے ماہرانہ سطح کے ECOSOC کی NGOs کے ساتھ حمایت کی جائے۔ مختلف میزبان ملک میں ہر سال منعقدہ ایک بین الاقوامی میٹنگ مؤثر عملدرآمد کا ضامن ہوگا۔

۱۱۔ APWA سے درخواست کی جائے کہ وہ وزارتِ ترقی خواتین، حکومتِ پاکستان کے اشتراک سے اسلام آباد منصوبہ عمل کو بیانیہ طرز میں ECOSOC کے 2005ء کے اعلیٰ سطحی جز کے سامنے پیش کرے جس پر ECOSOC کے وزارتی اعلامیہ میں غور و خوض کیا جائے گا۔

جدید تحریک نسواں کے نتیجے میں ایسی عالمی بین الاقوامی اور غیر حکومتی تنظیموں کا وجود عمل میں آچکا ہے جو ہمارے خاندانی نظام کو بے حد متأثر کر رہی ہیں۔ ان کے تعارف سے ہمیں یہ اندازہ ہو رہا ہے کہ یہ تنظیمیں کیا ایجنڈہ لے کر اُٹھی ہیں اور ان کی ترجیحات اور لائحہ عمل کیا ہے۔ حالیہ ذرائع کے مطابق یہ معلومات جدید ہیں تاہم ان میں رد و بدل کا اندیشہ یقینی ہے۔

اقوام متحدہ کا بچوں کے لیے فنڈ(UNICEF):

3-UN Plaza, New York, NY 10017 U.S.A, Tele: 12123267000,

Fax: ,12128887465

ادارے کے عمل کا قیام

جیسا کہ اس ادارے کا منشوراور UNICEF, CEDAW, CRC کے مطابق، یہ ادارہ خواتین اورلڑکیوں کی معاشرتی ترقی میں کردار ادا کرنے اور ان کے حقوق کی مکمل حمایت کرتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ لڑکیوں اور خواتین کے خلاف تشدد کے خلاف،صحت کے میدان میں ان کی پہنچ، اور ان کی تعلیم کے لیے بھی مخصوص اداروں کے ساتھ مل کر کام کرتا ہے۔ ان کی ویب سائٹ کو اگر ملاحظہ کریں تو ایک خوفناک صورت حال سامنے آتی ہے کہ خاندان کے استحکام کے بغیر بچوں کے حقوق کا تحفظ ناممکن ہے۔ Website:www.unicef.org

اقوام متحدہ کا خواتین کی ترقی کے لیے مخصوص فنڈ (UNIFEM):

304 East 4th Street, 15th Floor New york, NY 10017 U.S.A,Tele: 12129066400

Fax: 12129066705,Email: unifem@undp.org

ادارے کے عملی کام:

UNIFEM نے خواتین کے بنیادی حقوق کو ان کے طرزعمل کے اختیار کا بنیادی حصہ قرار دیا ہے۔ خواتین کے خلاف مصائب کو منظرعام پر لانے کے لیے یہ علاقائی مہمات کے ساتھ مل کر کام کرتی ہیں۔ اس ادارے کے ساتھ اقوام متحدہ کے 9 ذیلی ادارے، مختلف علاقائی اور قومی این جی اوز اور افریقہ، ایشیا اور لاطینی امریکہ کی 22 حکومتیں کا م کررہی ہیں۔ خواتین کے خلاف تشدد کو منظر عام پر لانے اور دنیا کے سامنے پیش کرنے کے لیے 1996ء سے UNIFEM نے خواتین کے خلاف تشدد کے خاتمہ کے لیے اقدامات کے لیے فنڈ ترتیب دیا ہے جو کہ اقوام متحدہ کی جنزل اسمبلی کی کوشش کا نتیجہ ہے۔ UNIFEM انٹرنیٹ پر بھی ایک ویب سائٹ http: \\www.unifem.undp.org.campaign/violence کے ذریعے مہیا کررہاہے۔ ایک اور ویب سائٹ .www.unifem.undp.org اقوام متحدہ کی طرف سے جاری کی گئی مہمات اور ان کی تفصیلات کے بارے میں مکمل آگاہی فراہم کرتی ہے۔ اس پروگرام کی تفصیلات اگر جاننے کی کوشش کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ مغرب کی عورت نے حقوق اورآزادی حاصل کرنے کے نام پر بھاری بھرکم بوجھوں کو اپنے اوپر لادیا ہے اور اب ان سے آزاد ہونا بھی چاہے تو اس کے لیے اگر ناممکن نہ ہوتو مشکل ضرور ہے۔

اقوام متحدہ کا ترقیاتی پروگرام:UNDP:

1UN Plaza new york, NY 10017, U.S.A,Tele: 121906558,Fax: 12129065001

ادارے کے عملی کام:

اس ادارے کا اہم کام اقوام متحدہ کی مختلف تنظیمات کے درمیان اور ان کے ساتھ مل کر چلائی جانے والی مہمات کا

حصہ بنتا ہے جو کہ خواتین کے بنیادی حقوق کا پرچار کرتی ہیں۔ لاطینی امریکہ اور کیریبین کے لیے بنائی گئی UNDP کی ریجنل بیورو نے اپنے ماتحت ہونے والے امور کی تفصیلات ایک ویب سائٹ پر تشکیل دی ہے۔ اب تک UNDP کے تحت انجام پا جانے والے امور کی 19 میں سے 8 تحقیقاتی رپورٹ ان سائٹ پر آویزاں ہے۔ ارجنٹائن، بولیویا، برازیل، چائل، جمیکا، نیکراگو، ٹرینیڈا، ٹوباگو اور وینزویلا۔

Website: www.undp.org/rblac/gender

اقوام متحدہ کی خواتین کی ترقی کے لیے تنظیم (DAW):

2UN Plaza New york, NY 10017 U.S.A,Fax: 1219033463

ادارے کے عملی کام:

DAW مختلف ترقی پذیر ممالک میں خواتین کی صلاحیتوں کا اجاگر کرنے اور اس عمل کو تیز کرنے، اس عمل کے تحقیقاتی مطالعہ اور اس کی مرضی کے لیے پالیسی ترتیب دینے کا کام کرتا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ یہ ادارے خواتین اور صنفیاتی مسائل کے متعلق تمام اعداد و شمار اور حکومتی اور غیر سرکاری اداروں کے ساتھ مل کر کام کرنے کے حوالے سے اپنی تحقیقاتی رپورٹ شائع بھی کرتا ہے۔

Website: www.un.org/womenwatch/daw

CEDAW اور اس کی کمیٹی اور اس کے کنونشن، معلومات اور رپورٹس کے ساتھ ساتھ خواتین کی چوتھی عالمی کانفرنس اور بیجنگ پلس فائیو کی عالمی کانفرنس کی دستاویزات کی مکمل تفصیلات اس ویب سائٹ پر دیکھی جا سکتی ہیں۔ ان کی تفصیلات پر بھی اگر غور کریں تو اقوام متحدہ کا انسانی حقوق اور عورتوں کے تحفظ کے لیے ہائی کمشنر کا ادارہ

Special Ropporteur on Violence against Women office of the Hihg Commissioner for Human Rights United Nations.1211 Geneva 10, Switzerland ,Tele: 41229170212,Email: srvaw@sltnet.ik,Contact: Ms Radhika Coomaraswamy

ادارے کے عملی کام:

اس ادارے کے تحت منتخب کیے گئے مخصوص افراد، مختلف ایجنسیز، حکومتی اداروں، این جی اوز اور دوسرے افراد کے ذریعے لائی گئی خواتین کے خلاف ہونے والے مظالم پر مبنی رپورٹس کو اکٹھا کرتے ہیں اور پھر ان مسائل کے حل کی تلاش کے لیے مختلف سطحوں پر پیمانے ترتیب دیتے ہیں۔

Website: www.unhchr.cl/huridocda

یہ ویب سائٹ اقوام متحدہ Ecosoc کی قرارداد اور دنیا میں مختلف ممالک میں خواتین کے خلاف ہونے والے مظالم اور اس ادارے کے متعین کردہ مخصوص افراد کی رپورٹس کے بارے میں مکمل تفصیل فراہم کرتی ہے۔

اقوام متحدہ کا آبادی کے لیے مخصوص فنڈ (UNFPA):

220 East 42nd Steet New York, NY 10017 U.S.A,Tele: 12122975020,Fax:

12125576416,Email: ryanw@unfpa.org.

ادارے کے عملی کام:

UNFPA پوری دنیا میں خواتین کے خلاف بڑھتے ہوئے تشدد کی وجوہات اور علاقائی ذہنیت کے مطابق خواتین کے ساتھ سلوک اور لڑکیوں کی پیدائش کے خلاف ہونے والے واقعات، خواتین کی بہبود و ترقی اور ان کی صحت کے لیے سنٹرز کا قیام پر ہونے والے سرویز اور تحقیقات کی مدد فراہم کرتا ہے۔ اس کے علاوہ دنیا کی آبادی کے تناسب کو بڑھنے سے روکنے کے لیے بھی یہ ادارہ مختلف علاقائی این جی اوز کے ساتھ مل کر کام کرتا ہے۔ Website: www.unfpa.org

عالمی ادارہ صحت :(WHO):

Global Programme on Evidence for Health Policy (GPE),Ch 1211 Geneva 27 Switzerland,Tele:412279914353,Fax:41227914328, Email: graciamorenoc@who.ch

ادارے کے کام:

1995 سے یہ ادارہ صحت خواتین کے خلاف بڑھتے ہوئے تشدد کے خلاف کردار اور اس کی وجوہات و نتائج کے ساتھ ساتھ جنسی تشدد اور جنسی طور پر خواتین کو ہراساں کیے جانے پر تحقیقات کر رہا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ خواتین کے خلاف نفرت پر مختلف ریویوز شائع کرتا ہے۔ Website: www.who.ch/frh.whd

یہ ویب سائٹ خواتین کی صحت کے ایشوز HIV/AIDS اور خواتین کے خلاف مختلف مظالم پر مبنی رپورٹس اور تقاریر و اشاعت فراہم کرتی ہے۔

اقوام متحدہ کے دوسرے ادارے:

اس کے علاہ اقوام متحدہ اور بہت سی تنظیمیں مثال کے طور پر عالمی تنظیم مزدوراں، اقوام متحدہ کے مشترکہ پروگرامات HIV اور AIDs پر اقوام متحدہ کے تعلیمی ادارے، سائنسی اور ثقافتی تنظیم (UNESCO) اور اقوام متحدہ کے مخصوص افراد کے قیام مہاجرین کے لیے ہیں جو کہ اس مقصد کے تحت کام کر رہی ہیں۔

ان اداروں کی تفصیلات جاننے کے لیے مندرجہ ذیل ویب سائٹ دیکھی جا سکتی ہیں۔

ILO: www.ilo.org, UNAIDs: www.unaids.org, UNESCO: www.unesco.org.

دوسری بین الحکومتی تنظیمات

بین الامریکن ترقیاتی بنک (IDB):

1300 New York Avenue, NW,Washington DC. 20577 U.S.A, Tele: 12026231000

ادارے کے عملی کام:

یہ ادارہ ایسے تکنیکی پروجیکٹس تیار کرتا ہے جو کہ خواتین کے خلاف تشدد کی روک تھام کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔ خواتین کے خلاف نفرت کو ختم کرنے اور اس کا مؤثر علاج کرنے کے ساتھ یہ ادارہ میڈیا کے ذریعے خواتین کی تعلیم، ججوں کی

ٹریننگ اور خواتین کے خلاف تشدد کی روک تھام کے لیے ترتیب دیے جانے والے پروگرامات کے ساتھ تعاون کرتا ہے۔

Website: www.iadb.org

یہ ویب سائٹ انگلش، فرانسیسی، پرتگال اور ہسپانوی زبان میں اس ادارے کے کام، تحقیقات اور اس سے متعلق ڈیٹا فراہم کرتی ہے۔

امریکی صحت کی تنظیم: (PAHO)

525 23rd Street, NW Washington,DC 20037 USA.

Tele: 12029743458, Fax: 12029743743

ادارے کے کام:

WHO, PAHO کے ساتھ مل کر بنیادی سطح پر مل کر خواتین کے خلاف ہونے والے مظالم کے خلاف علاقے کے 10 ممالک میں کام کررہا ہے۔ یہ ایک مشترکہ حکمت عملی کے نتیجے میں پیدا ہونے والی کمیونٹی میں صحت اور قانونی طریقے، چر چز، این جی اوز اور معاشرتی طور پر وجود میں آنے والے گروہوں کے متعلق کام کرتا ہے۔ قومی سطح پر یہ ادارہ قانونی ادارے اور پالیسیز کی پیروی کو یقینی بنانے کے لیے کوشاں ہے

Website: www.paho.org

اس ویب سائٹ پر اس ادارے سے متعلق تمام معلومات انگلش اور ہسپانوی زبان میں فراہم کی گئی ہیں۔

بین الاقوامی اور علاقائی این جی اوز: (CHANGE)

6930 Grrolle Ave, Suite 910,Takoma Park, MD 20912 U.S.A

Tele: +13012701182, Fax: + 13012702052, Email: change@gender.health.org

ادارے کے کام:

یہ سنٹر بین الاقوامی تحقیقاتی نیٹ ورک کے ساتھ مل کر خواتین کے خلاف تشدد پر کام کرتے ہیں۔ تفتیشی ٹیم کے افسران کے درمیان جنسی نفرت پر تبادلہ خیال کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف تحقیقات اور وضاحتی پروگرام ترتیب دیے جاتے ہیں۔ اس موضوع پر آرٹیکلز شائع کیے جاتے ہیں۔

Website: www.gender.health.org

یہ ویب سائٹ مختلف اور ویب سائٹس پر موجود اس ادارے کے متعلقہ امور اور پروگرامز کی تفصیل فراہم کرتی ہے۔

خواتین کی عالمگیر قیادت کا مرکز:

Rutgers, The State University of New Jersey,160 Ryder Lane New Brunswick, NJ 08901 U.S.A, Tele: 17329328728, Fax: 17329321180, Email: cwgl@igc.org

ادارے کے کام:

یہ ادارہ مختلف عالمی قیادتی اداروں، عالمی تنظیمی تحریکوں، عالمی علمی جدو جہد کے ذریعے خواتین کو ایسی قیادت مہیا کرتا ہے جو کہ خواتین کے بنیادی حقوق اور معاشرتی انصاف کے لیے کام کرتی ہیں۔

Website: www.cwgl.rutgers.edu

یہ ویب سائٹ اس ادارے کے مقاصد، متعلقہ آرٹیکلز اور ذرائع سے متعلق معلومات فراہم کرتی ہے۔

خواتین کے خلاف تشدد کی یورپین پالیسی کا مرکز:

LEF, 18, rue Hydraulique, B 1210 Brussels, Belium,

Tele: +3222179020, Fax: +3222188451, Email: centre-violence@ wonenlobby.org

ادارے کے کام:

یہ ادارہ مختلف این جی اوز کو خواتین کے حقوق کے لیے کام کا ایک فورم فراہم کرتا ہے۔ یہ ادارہ سیاسی طور پر خواتین کے خلاف تشدد کے خلاف حکمت عملی کا شعور بیدار کرنے کے لیے ایک مرکزی کام کرتا ہے۔اس ادارے نے خواتین کے خلاف تشدد پر 15 یورپی یونین کی نمائندہ ریاستوں کے ساتھ مل کر ایک ڈائریکٹری'' گھریلو تشدد کے پوشیدہ حقائق کو بے نقاب کرنا'' کے نام سے بنائی ہے جو سرکاری سطح پر تمام حقائق کی تفصیلات فراہم کرتا ہے۔

Website: www.womenlobby.org/en/themes/violence/centre.html

یہ ویب سائٹ انگلش اور فرانسیسی زبان میں اخباری اشاعات کی لسٹ فراہم کرتی ہے۔

انسانی حقوق کی خواتین کے حقوق کی محافظ کمیٹی:

1630 Connecticut Avenue, N.W., Suite 500, Washington DC 20009 USA

Tele: +1202 612 4321, Fax: +1202 612 4333, Email. hrwdc@hrw.org

ادارے کے کام:

یہ ادارہ انسانی حقوق خصوصاً خواتین کے حقوق کے لیے دنیا بھر میں کام کررہا ہے۔ حالیہ ذرائع کے مطابق تھائی لینڈ میں قحبہ خانوں میں خواتین کی غیر قانونی سمگلنگ، USA کے قید خانوں میں خواتین کے خلاف تشدد، بوسنیا اور روانڈا میں جنگ کے دوران خواتین کی بے حرمتی اور تمام دنیا میں خواتین کی حرمت کو برقرار رکھنے کے لیے کام کررہا ہے۔

Website: www.hrw.org

یہ ویب سائٹ اس ادارے کے ساتھ ہونے والے تمام کام اور نشر کیے جانے والے حقائق کی رپورٹ، ساتھ ہی اس سے متعلق اور ویب سائٹس کی تفصیل فراہم کرتا ہے۔

خواتین پر تحقیق کا عالمی مرکز:

1717 Massachusetts Avenue, NW, Suite 302, Washington DC 20036, USA

Tele: + 12027970007, Fax: + 12027970020, Email: infor@ icrw.org

ادارے کے کام:

یہ ادارہ تحقیقی اور تعمیری لحاظ سے خواتین کے کردار کے حوالے سے معلومات اکٹھی کرتا ہے، ساتھ ہی خواتین کے

معاشرے میں مقام اور خاندان میں اہمیت کے حوالے سے کام کرتا ہے۔ خواتین کے کردار اور حقوق کی نگرانی کرنے کے لیے یہ ادارہ انڈیا کی این جی اوز کے ساتھ مل کر تین سالوں سے ایک تحقیق کے ذریعے گھریلو تشدد کے خلاف رپورٹ تیار کر رہا ہے۔

Website: www.krw.org

یہ ویب سائٹ اس ادارے کے تحت ہونے والی تحقیقات اور اشاعتی پروگرامز اور انڈیا کی تحقیقات سے متعلق رپورٹس کی معلومات فراہم کرتی ہے۔

ایشیا، پیسفک کی خواتین کی نگرانی کا عالمی ادارہ:

2nd Floor, Block F, Anjung Felda, Jalan Mkatab, Off Jalan Semarak,54000 Kala Lumpur, Malaysia, Tele: 6032913292, Fax: 6032984203

ادارے کے کام:

IWRAW-AP ,13 ایشائی ممالک کے ساتھ CEDAW کی تعمیل اور نگرانی کرتا ہے۔

Website: womenasia.com/iwraw

:(Isis Wicce), Plote 32 bukoto Street, Kamwokya, P.O Box. 4934, Kampala, Ugnada Tele:+ 25641543953, Fax: +25641543954, Email: iss@star.com.co.ug

ادارے کے امور:

Isis, Africa میں خواتین کی ترقی، امن اور اختیار کے حوالے سے معلومات اکٹھی کرتا ہے۔ یہ ادارہ افریقی خواتین کو مواقع فراہم کرتا ہے کہ وہ تجربہ اور معلومات اکٹھی کر سکیں۔

Website: www.isis.or.wg

یہ ویب سائٹ اس ادارے کے متعلق میگزینز فراہم کرتا ہے جو ڈاؤن لوڈ کی جاسکتی ہیں۔

لاطینی امریکن اور کیریبین خواتین کا گھریلو اور جنسی تشدد کے خلاف نیٹ ورک (Isis Chile)

Casilla 2067, Carreo Central , Santiago, Chile, Tele: +5626334582,

Fax:+5626383142, Email: isis@reune.cl

ادارے کے کام:

یہ ادارہ لاطینی امریکن اور کیریبین علاقوں میں مختلف سیمینار منعقد کر کے لوگوں کی توجہ خواتین کے خلاف تشدد کی طرف مبذول کرانے میں کوشاں ہے۔ Website: www.isis.cl(spanihs)

افریقہ میں قانون اور ترقی کے شعبہ میں کام کرنے والی خواتین:

2nd Floor Zambia House, Box 4622, Harare , Zimbabve, Tele: + 263451189/752105

Fax: + 2634781886, Email: wild of org.zw

ادارے کے کام:

WILDAF ایسی حکمت عملی ترتیب دیتا ہے جو افریقہ میں قومی اور بین الاقوامی سطح پر قانون اور ترقی کے شعبوں

میں خواتین کے کردار کو مؤثر بناتی ہے۔ WILDAF وکالت کے شعبے میں خواتین کی قانونی حیثیت کو تسلیم کروانے کے لیے مختلف اشاعتی خطوط اور تربیتی کورس کے ذریعے عالمی سطح پر خواتین کے حقوق کا پرچار کرتی ہے۔

Webstie: www.wildaf.org.zw

یہ ویب سائٹ خواتین کے حقوق پر بحث کے لیے ایک ذریعہ فراہم کرتی ہے۔

اضافی ویب ذرائع:

جنوبی ایشیا کا عالمی تخلیقی صحت کا ادارہ:

www.hsph.harvard.edu (English, French and Spanish) (GRHF)

جنوبی ایشیا کی خواتین کی صحت اور تخلیقی صلاحیتوں کے متعلق ہارورڈ میں بحث ومباحثے کا مواد اکٹھا کرتا ہے۔ اس ادارے کی ویب سائٹ جنوبی ایشیا کی تنظیمات کے تحت ہونے والی تمام ریسرچ کی تفصیل فراہم کرتی ہے۔ دہلی، SNDT ویمن یونیورسٹی اور خواتین کی مطالعاتی ترقی کے مراکز کے ساتھ مل کر یہ سائٹ گھریلو تشدد، جہیز اور خواتین کے خلاف ہتک آمیز رویوں کے بارے میں معلومات فراہم کرتا ہے۔

انسانی حقوق کی ویب (www.hrweb.org)

یہ ویب انسانی حقوق کا جائزہ فراہم کرتی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ حالیہ مسائل اور معلومات اور ذرائع فراہم کرتی ہے ان لوگوں یا تنظیمات کو جو کہ انسانی حقوق کے لیے اپنا کردار ادا کرنا چاہتے ہیں۔

خواتین کے حقوق کی نگرانی کے لیے عالمی تحریک: (www.igc.apc.org/iwraw)

یہ ویب سائٹ خواتین کے خلاف تشدد کی روک تھام کے لیے اقوام متحدہ کی کمیٹی کے امور کی نگرانی اور اس کی پبلسٹی کرتا ہے۔ خواتین کی نگرانی اور حفاظت کے لیے یہ ویب سائٹ تکنیکی آگاہی اور ریسرچ فراہم کرتی ہے۔ ساتھ ہی ساتھ یہ سائٹ ''معاشی، معاشرتی اور ثقافتی حقوق کی کمیٹی'' اور ''انسانی حقوق کی کمیٹی'' اور این جی اوز کے متعلق معلومات رکھتی ہے۔

Universtiy of Minnesota، انسانی حقوق کی لائبریری اور خواتین کے انسانی حقوق کی سائٹ:

www.umn.edu.humanrts/instree/auoe.htm

یہ سائٹ انگلش، فرانسیسی اور ہسپانوی زبان میں خواتین کے حقوق کی مکمل تفصیل فراہم کرتی ہے۔ اس کے علاوہ اقوام متحدہ کے تحت آرٹیکلز اور خواتین کے حقوق کے لیے کیے گئے امور کے حوالہ جات بھی فراہم کرتی ہے۔

خواتین کے انسانی حقوق کا نیٹ (WHR.Net)

www.whrnet.org(English,French and Spanish)

یہ ویب سائٹ خواتین کے انسانی حقوق سے متعلق عملی اقدامات، معلومات اور خواتین کی قابلیت اور تربیت کے متعلق خبروں کا جائزہ فراہم کرتی ہے۔ اس کے علاوہ خواتین کے انسانی حقوق پر بحث کے لیے آن لائن سروس بھی مہیا کی جاتی ہے۔

www.womensnet.org.za: Womens Net

یہ ادارہ خاص طور پر ایسی خواتین جن کی مجبوری سے فائدہ اُٹھایا گیا ہو کو مواصلاتی اور معلوماتی ذرائع تک پہنچ کر فراہم کرتا ہے۔ ساتھ ہی وہ خواتین جن کی انٹرنیٹ تک رسائل ممکن نہیں ہے، کو معلومات فراہم کرنے کے لیے سپورٹ سنٹرز کا قیام عمل میں لاتا ہے۔ اس کے علاوہ تنظیمات جو کہ خواتین کے حقوق کے لیے کام کر رہی ہیں کی ایک لسٹ بھی فراہم کرتا ہے۔

خواتین کی محافظ: www.un.org/womenwatch

UNIFEM اور DAW کی مشترکہ کاوشوں کے نتیجے میں اقوام متحدہ کے زیر اثر ایک ایسا ادارہ ہے جو کہ خواتین کے متعلق الیکٹرونکس ذریعہ آگاہی فراہم کرتا ہے۔ یہ ادارہ 1997ء سے کام کر رہا ہے۔ یہ ویب سائٹ بین الاقوامی تنظیمات اور اقوام متحدہ کی خواتین کے مسائل کے متعلق تنظیمات اور ان کے امور کی معلومات فراہم کرتا ہے۔ اس کے علاوہ خواتین کے مقام کے بارے میں وضع کردہ کمیشن اور خواتین پر چوتھی عالمی کانفرنس CEDAW کی تیار کردہ رپورٹس اور خواتین کے مسائل سے متعلق تمام تنظیمات کی معلومات فراہم کرتا ہے۔ اس کے علاوہ حالیہ طور پر ہونے والے ایک گلوبل الیکٹرونک بحث (منعقدہ بیجنگ) کی میزبانی کے فرائض بھی سرانجام دے رہی ہے۔

جینڈر ریفارم ایکشن پلان GRAP

جینڈر ریفارم ایکشن پلان (Gender Reform Action Plan) دسمبر 2005ء میں قومی اسمبلی کے اجلاس کے دوران زیر بحث آیا اور ہم نے اُس پر تنقید کی کہ اس سے ہمارا خاندانی نظام زبردست خطرات کا شکار ہو جائے گا۔ اس پر اُس وقت کی وفاقی وزیر برائے بہبود خواتین محترمہ نیلوفر بختیار سے ملاقات کی۔ اس ملاقات میں ہمیں جینڈر ریفارم ایکشن پلان کی بریفنگ دی گئی۔ اس دستاویز کا مطالعہ کریں تو آنکھیں کھلی رہ جاتی ہے کہ استعماری طاقتوں نے ہمارے خاندانی نظام کو ہدف بنا کر اُس کے نیوکلیئس یعنی عورت کو توڑنے کی مذموم کوشش کی ہے۔ GRAP کے منصوبے کو ہم نے پارلیمنٹ میں بھرپور بحث کے لیے پیش کرنے کی مہم چلائی مگر حکومت نے اسے بالا ہی بالا پاس کر کے صوبوں میں نافذ کر دیا اور کروڑوں کا بجٹ بھی اس کے لیے منظور ہوا۔[۱۶]

جینڈر ریفارمز ایکشن پلان 2002ء کا جائزہ

صنفی اصلاحات کے لیے راہ عمل:

حکومت پاکستان میں صنفی اصلاحات وضع کرنے کے لیے 2000ء میں ایشیائی ترقیاتی بینک سے تکنیکی معاونت طلب کی اور 2002ء میں اس منصوبے کا اجرا ہوا۔

یہ اس وقت وزارت ترقی خواتین کا سب سے بڑا پراجیکٹ ہے۔

اس پلان کا بنیادی مقصد خواتین کو سماجی، معاشی اور سیاسی طور پر بااختیار بنانا ہے۔

وفاقی کابینہ نے 25 مئی 2005ء کو اس پلان کی منظوری دی۔ اس منصوبے کو مرحلہ وار نافذ کیا جائے گا۔[۱۷]

مقاصد:

1۔ خواتین کے وقار میں اضافہ

۱۶۔ دسمبر 2005 قومی اسمبلی میں GRAP پر بحث

2۔ ایسے عمل کو فروغ دینا جو ملکی امور کی انجام دہی میں ہر سطح پر خواتین کی مساوی شرکت کا باعث بنے اور مستقبل کے معاشرے میں صنفی مساوات کو جنم دے۔

3۔ سیڈا سمیت عالمی معاہدوں کے مطابق صنفی مساوات کے مؤثر اطلاق کا جائزہ لینا۔

4۔ مقامی، صوبائی اور ملکی سطح پر امور حکومت میں خواتین کی شرکت کو یقینی بنانا۔

5۔ اس بات کو یقینی بنانا کہ تمام متعلقہ فریق صنفی مساوات اور کردار کے ہدف کے حصول میں شریک ہوں۔

ان سب مقاصد اور اہداف کو اگر سامنے رکھا جائے تو GRAP کا ایک ہی مقصد نظر آتا ہے کہ عورت کو معیشت اور سیاست کی دوڑ میں صنفی برابری اور Women Empowerment کے نام پر اتنا تھکا دیا جائے کہ وہ اپنے اصل کردار یعنی انسان سازی سے غافل ہو جائے۔

انسان کی تخلیق اور تربیت کا واحد ادارہ عورت اور خاندان جب اپنے اصل مقصد سے روگردانی کرنے لگے تو معاشروں اور قوموں کا زوال نوشتہ دیوار بن جاتا ہے۔ اس دستاویز میں عورت کی آزادی، حقوق اور بااختیار بنانے کے نام پر جو منصوبہ عمل ہمارے معاشروں میں نافذ ہونے جا رہا ہے اس پر ہم سب کو غور و فکر کرنا چاہیے۔

نیشنل جینڈر ریفارم ایکشن پلان

صنفی اصلاح کے عمل کا قومی منصوبہ:

پاکستانی عورت کے حقوق اور اس کی برابری پاکستان کے دستور کی دفعات 25، 27، 34، 35 اور 37 کے تحت مانی اور قبول کی گئی ہیں۔ حکومت پاکستان حقوق انسانی کے عالمی اعلامیے کا بھی حصہ ہے جو کہ CEDAW اور دوسرے معاہدات کی توثیق کرتا ہے۔ ان دستوری یقین دہانیوں اور قومی اور بین الاقوامی عہدوں پر عمل نہ کرنے کے خلاف نسلی برابری کو آگے بڑھانے کے لیے حکومت نے حال ہی میں کچھ اصلاحات شروع کی ہیں۔ ان ابتدائی اصلاحات میں نیشنل کمیشن آن سٹیٹس آف ویمن 2002ء کا قیام، قومی پالیسی برائے ترقی و استحکام خواتین 2002ء کا قیام، ILO (انٹرنیشنل لیبر آرگنائزیشن) کنونشن 100 برائے برابر معاوضہ کو تسلیم کرنا، مقامی حکومتوں میں خواتین کا 33 فیصد کوٹہ اور قومی و صوبائی اسمبلیوں میں خواتین کا 17 فیصد کوٹہ شامل ہے۔

ان وعدوں کو متعلقہ سیاسی، انتظامی اور اقتصادی مدد کے ذریعے عمل میں لانا ہے۔ حکومت کے دائرہ کار میں خواتین نمائندگان کی سیاسی، تکنیکی اور مالی مدد کرنا اور عورتوں کی برابری کے متعلقات کا سرکاری پالیسی اور مختلف شعبہ جات کی منصوبہ بندی کی لائن پر لانا ہے جو کہ ضلعی، صوبائی اور قومی سطح پر مختلف محکموں، اہم وزارتوں، WDD (محکمہ برائے ترقی خواتین) اور وزارت برائے ترقی خواتین کے مابین رسمی، عمودی و اُفقی اور انتظامی رابطوں کی کمی کی وجہ سے رکا ہوا ہے۔ اس تناظر میں حکومت نے ایک قومی اور چار صوبائی (GRAP) صنفی اصلاح کے عمل کے منصوبے بنائے ہیں۔

GRAP صنفی اصلاح کے عمل کے منصوبے کو بنانے اور منظور کروانے کے مرحلے کو ایشین ڈیویلپمنٹ بنک کی تکنیکی امداد سے پورا کیا گیا ہے' جو صنفی اصلاح کے پروگرام کے لیے تھی' جو کہ یکم اگست 2002ء میں شروع ہوا تھا اور جس کا مقصد

۱۷۔ وفاقی کابینہ کے اجلاس 25 مئی 2005 کو اِس منصوبے کی منظوری دی گئی۔

صنفی مساوات کے تناظر میں پالیسیوں، اداروں اور نظاموں کی اصلاح کے حکومت کی صلاحیتوں کو مضبوط کرنا ہے۔تکنیکی امداد کے مخصوص مقاصد یہ ہیں:

(۱) صنفی معاملات سے متعلق:صنفی مساوات کے وعدوں کو نافذ کرنے کے لیے،صنفی اصلاح کے عمل کے منصوبے بنانے' اس کو منظور کروانے کے لیے حکومت کی قومی اورصوبائی مشینری کی مدد کرنا۔

(۲) اصلاح کے مراحل کو شروع کرنے کے لیے خواتین کی ترقی کے محکموں اور وزارتوں کی صلاحیتوں کو مضبوط کرنا۔

پاکستان کے سیاسی اورانتظامی نظاموں پرنسلی نظرثانی اس مرحلے کا پہلا قدم ہے جو کہ قومی صنفی اصلاح کے عمل کے منصوبے تک پہنچاہے اور یہاں مسودے کی شکل میں پیش کیا گیا ہے۔ اس کے بعد سیکھنے، خیالات کو ملانے، مشاورتی ورکشاپس، ملاقاتوں اور خیالات کو پیش کرنے کا مرحلہ آیا۔متعلقہ محکموں میں GRAP سے پہلے والی دستاویزات پرغور وفکر کیا گیا۔مختلف لوگوں کے تبصروں اورتجویزوں کو اکٹھا کیا گیااور دوسرا مسودہ تیار کیا گیا۔GRAP کی دستاویز کا یہ مسودہ ان نیشنل سٹیئرنگ کمیٹی کی نظرثانی اورمنظوری کے لیے پیش کیا گیا ہے۔نیشنل سٹیئرنگ کمیٹی سے ایک دفعہ منظور ہوجانے کے بعد اسے حتمی منظوری کے لیے دفاقی کابینہ میں پیش کیا جائے گا۔

انتظامی اصلاحات میں صنفی تناظر سے GRAP اصلاح کا ایک ایجنڈا ہے۔ یہ اہم اصلاحات اور معاوناتی اصلاحات کا ایک سیٹ تجویز کرتا ہے جس میں مندرجہ ذیل اجزا شامل ہیں:

اہم اصلاحات

ادارہ جاتی اصلاحات:

۱۔ پالیسیوں، بجٹ اور پبلک اصلاحات کے طریقہ کار میں اصلاحات

۲۔ پبلک سیکٹر کی تنظیموں میں عورتوں کی ملازمتوں میں اضافے اور بہتری کے لیے اصلاحات

۳۔ عورتوں کی سیاست میں کارکردگی کو بہتر بنانے کے لیے اصلاحات

۴۔ متعلقہ صلاحیت بڑھانے میں مداخلت

امدادی اصلاحات:

۱۔ قانون سازی کے لیے امدادی کاروائیاں

۲۔ غربت کو کم کرنے والی امدادی کاروائیاں

۳۔ پروجیکٹس اور پروگرام

GRAPاخراجات کے تخمینے اور آمدنی کی منصوبہ بندی، نفاذ کی منصوبہ بندی اور GRAP کے نفاذ کی دیکھ بھال کرنے والے نظام کو بھی پیش کرتا ہے۔ان اصلاحات کامختصر جائزہ درج ذیل ہے:

اہم اصلاحات کی تفصیل

ا۔ پالیسی اور اقتصادی اصلاحات

اصلاحات کا یہ گروہ حکومت کے ان مراحل پر مبنی ہے جو پالیسیوں اور منصوبہ بندی سے بجٹ تک جاتے ہیں اور جن کا مقصد صنفی تفرقوں کو جینڈر مین سٹریمنگ کے آلات اور کارروائیوں سے ختم کرتا ہے۔

پالیسی بنانا اور نافذ کرنا:

☆ عورتوں کی ترقی اور استحکام کے لیے قومی پالیسی کو دوبارہ سے لکھنا اور اس پر نظر ثانی کرنا

☆ روایاتی جینڈر میں غربت کو ختم کرنے والے لائحہ عمل کے پیپر میں دی گئی جینڈر کی سفارشات کے خلاف کارروائیاں تیار کرنا۔

☆ منصوبہ بندی کمیشن کی طرف سے پالیسی بنانے کے لیے ہدایات جاری کی گئی ہیں۔

☆ وفاقی محکموں کی طرف سے موجودہ پالیسی والی دستاویزات میں تبدیلی اور ان پر نظر ثانی۔

☆ وفاقی مقنّنہ اور اس کی دوسری لسٹوں کی پالیسیوں پر نظر ثانی۔

☆ صنفی منصوبہ بندی کو دائرے میں لینے کے لیے پی۔سی 1 سے پی۔سی 5 تک کی منصوبہ بندی کی دستاویزات کو دہرانا اور نئے سرے سے بنانا۔

بجٹ بنانے اور پبلک اخراجات کا طریقہ کار:

☆ اس سے متعلقہ سکیموں کو اگست 2003ء سے تعلیم اور صحت کے سیکٹرز میں شروع کرنا جن کی رپورٹس دسمبر 2003ء تک منسٹری آف ویمن ڈیویلپمنٹ اور ویمن ڈیویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹس MOWD&WDD میں جمع کروائی جائے گی۔

☆ منسٹری آف ویمن ڈیویلپمنٹ اقتصادی اصلاحات کی تجزیاتی رپورٹ مئی 2004ء تک جمع کروائے گی اور اس کے بعد ہر سال مارچ کے مہینے میں NCSW نیشنل کمیشن آن سٹیٹس آف ویمن اور فنانس ڈویژن کو جمع کروائے گی۔

☆ بجٹ 2004-05 کے لیے بجٹ کال لیٹرز میں تبدیلی تاکہ اس میں ان ہدایات کو شامل کیا جائے کہ تعلیم اور صحت کے اخراجات کے تخمینے کو متوقع مقاصد اور مرد وخواتین پر اس کے اثرات کو واضع نشانات کے ساتھ جمع کر دیا جائے۔

☆ وفاقی اور صوبائی بجٹ میں، ویمن ڈیویلپمنٹ، کے مطالبے کے نام سے بجٹ کے مطالبات میں ایک علیحدہ مطالبہ کرنے کی منظوری۔ خواتین کی مخصوص سہولتوں اور کاموں کے لیے ہر سیکٹر میں ایک نیا کوڈ بنانا۔

☆ تمام محکموں کو لازمی ہدایات دینا کہ وہ خواتین کے لیے مختص کیے گئے کل اخراجات کو علیحدہ سے ظاہر کریں۔

☆ PSDP اور ADPs کے اندر تمام سیکٹروں کے لیے علیحدہ حصوں کا بنانا، تاکہ وہ کیپیٹل بجٹ میں خواتین کے لیے مخصوص لاگت کو ظاہر کر سکیں۔

☆ ADB ایشین ڈیویلپمنٹ بنک سے بجٹ کی دستاویزات کے ساتھ ملنے کے لیے، خواتین کے مخصوص معاملات کو مخاطب کرتے ہوئے 2004-05 کے لیے ایک واضح پالیسی پر مبنی بیان لینا۔

☆ خواتین کے حقوق والے گروپوں اور NGOs کے ساتھ بجٹ سے پہلے ایک سیمینار رکھنا تاکہ جینڈر کے معاملات پر حکومت کے وعدوں کو پیش کریں اور اس کے ذرائع آمدنی کو ظاہر کریں۔

☆ معاشرتی تنظیموں اور سیاسی جماعتوں کو دعوت دینا اور تجزیاتی مطالعہ کے نتائج کو سیمینار میں پیش کرنا۔

☆ جہاں بجٹ کا خاکہ مقامی حکومتوں کے لیے تیار کیا گیا ہے وہ خواتین کے لیے مختص کی گئی رقم کو ہر سیکٹر میں علیحدہ علیحدہ ظاہر کریں گے۔

2004-05 کے بجٹ کے مرحلے میں، وفاقی حکومت اور صوبوں میں بجٹ کال لیٹر کے ذریعے NGOs اور خواتین ممبران اسمبلی کے ساتھ پالیسی پر بحث کرنے کے لیے متعین تاریخوں اور اوقات کو شامل کیا جائے گا۔

☆ FBS معاشی لحاظ سے غیر متناسب طریقے اور عورتوں کے خلاف تشدد پر مبنی مواد کو اکھٹا کرنے کے لیے جینڈر پر ایک سروے بنائے اور اسے نافذ کرے۔

☆ فنانس ڈویژن کی طرف سے CGA اور AGs کو ہدایت کہ وہ ہر سیکٹر کی رپورٹیں بنائیں جو کہ تعلیم اور صحت سے شروع ہوں اور جینڈر کے لیے مختص سہولتوں کے 2004-05 کے مناسب اکاؤنٹس میں سے جینڈر کے لیے مختص اخراجات کے رپورٹ مہیا کریں۔[۱۸]

☆ فنانس ڈویژن کی طرف سے CGA کو ہدایت کے چارٹ کی تقسیم کار پر نظر ثانی کرے اور جہاں کہیں جینڈر کی خصوصی خدمات کے لیے مطلوب ہو وہاں جینڈر پر منتشر مواد کو اکھٹا کرنے کے لیے علیحدہ کوڈ ز تشکیل دے۔

۲۔ ادارہ جاتی تعمیرنو:

اداراجاتی اصلاحی کارروائیوں کا مقصد حکومتی مشینری کے جینڈر کو نظر انداز کرنے والے تنظیمی ڈھانچے کو نئے ماحول کے مطابق ڈھالنا ہے تاکہ حکومت کے کاموں اور اہم ڈھانچوں میں جینڈر کے معاملات کو سامنے لایا جاسکے۔ یہ اُمید کی جاتی ہے کہ مجوزہ کاموں پر عمل درآمد سے حکومت اپنی اعلان کردہ قومی اور بین الاقوامی حکمت عملی کی توثیق پر عمل درآمد کرنے میں کامیاب ہوجائے گی۔ اس کے ساتھ ساتھ جینڈر پر احتساب، اس پر رابطہ اور اس کی مشینری کو نافذ کرنے میں بھی کامیاب ہوگی۔ اسی طرح تنظیمی ڈھانچہ تجویز کرتے ہوئے جینڈر پر موجودہ تحقیق اور اس کو آگے بڑھانے کے راستے اور طریقے کار کو بھی دائرے میں لینا چاہیے NCSW اور منسٹری آف ویمن ڈیویلپمنٹ، سوشل ویلفیئر اور اسپیشل ایجوکیشن جیسی تنظیموں کے ادارہ جاتی ڈھانچوں اور کرداروں کو خصوصی توجہ دینی چاہیے۔ ان اداروں کی موجودہ مشینری، ڈھانچے اور طریقہ کار کو اپنانے کے لیے ایک سے زیادہ طریقے وضع کیے گئے ہیں۔ ان کاروائیوں کی مختصر سمری نیچے دی گئی ہے۔[۱۹]

☆ صنفی مساوات حاصل کرنے کے لیے پروایکٹیو اپروچ میں اعتماد کو بڑھانے کے لیے منسٹری آف ویمن ڈیویلپمنٹ اور دوسری منتخب شدہ وزارتوں کے کرداروں میں تبدیلی۔

۱۸۔ وفاقی کابینہ سے منظوری سے پہلے وزارت ترقی خواتین اور ایشائی ترقیاتی بنک نے اِس خطیر رقم سے بننے والے منصوبے کے خدوخال بتائے۔

☆ (پانچوں منتخب شدہ وزارتوں میں) صنفی تجزیات، منصوبہ بندی اور مین سٹریمنگ کے لیے موروثی قابلیت پیدا کرنے کے لیے ویمن اینڈ سوشل ڈیویلپمنٹ کا قیام۔

☆ مخصوص حکمت عملی کا فریم ورک بنانا تاکہ اس سیکٹر کی تمام وزارتوں کی سرگرمیوں اور شروعات کے بڑے ترقیاتی کاموں میں صنفی مساوات کو بڑھایا جاسکے۔

☆ GoP کی جینڈر پر مبنی اجتماعی پالیسی کے نفاذ کے لیے رابطہ اور تعاون پیدا کرنے کے لیے منتخب شُدہ وزارتوں میں عمدہ اشخاص کی تعیناتی۔

☆ جنسی احتسابی مقاصد کو پورا کرنے کے لیے وزارتوں کے اندر جینڈر مین سٹریمنگ کمیٹی (GMC) کا قیام۔

☆ عورتوں کی ترقی اور جنسی برابری کی شروعات میں آنے والے مسائل کے تصوراتی اور خیالاتی حل کے لیے تحقیقی اور اشاعتی سیکشن کا قیام۔

☆ NCSW اور MoWD کے موجودہ کردار اور ڈھانچے کو مضبوط کرنا۔ اس لحاظ سے اس حصے میں چار آراء پیش کی گئی ہیں جن میں سے سٹیئرنگ کمیٹی نے ایک کو چننا ہے۔ ادارہ جات کی دوبارہ تشکیل کے لیے تمام متبادل کو اخراجات کے لحاظ نیچے دیا جارہا ہے۔

منسٹری آف ویمن ڈیویلپمنٹ

{متبادل}	{کیپٹل اخراجات}	{باربار ہونے والے سالانہ اخراجات}	{کل اخراجات}
متبادل 1 (خواتین کے لیے خودمختار ترقیاتی ڈویژن)	2481376	10943440	13424816
متبادل 2 (موجودہ معاہدات کی منظوری)	1356142	6017440	7373582
متبادل 3 (WD تا NCSW کے ساتھ)	اخراجات نہیں ہیں	اخراجات نہیں ہیں	اخراجات نہیں
متبادل 4 (NCSW تا MoWD کے ساتھ)	اخراجات نہیں ہیں	اخراجات نہیں ہیں	اخراجات نہیں

نیشنل کمیشن آن سٹیٹس آف ویمن:

NCSW کے لیے خودمختار سیکریٹریٹ

(متبادل 1، 2 اور 3 کے ساتھ)	722230	3556680	4278910
NCSW کا صوبائی دفتر (یونٹ 1)	193605	1344129	1537524

ترجیح شدہ متبادل (متبادل 2) کی اہم مشمولات درج ذیل ہیں۔

☆ NCSW کے لیے چار یونٹوں/حصوں کے ساتھ علیحدہ سیکریٹریٹ کا قیام

☆ NCSW کے لیے عملیاتی ادارہ

---

۱۹ پاکستان میں ایک قومی اور چار صوبائی GRAP کے منصوبے بنائے گئے اور اِن کو خواتین کے لیے پالیسی بنانے کا ہدف بھی دیا گیا۔

☆ NCSW کے صوبائی دفاتر
☆ چیئر پرسن کا مقام وزارت مملکت کے برابر ہو
☆ NCSW آرڈیننس میں تبدیلیاں
☆ کمیشن کی سالانہ رپورٹ منسٹری آف ویمن ڈیویلپمنٹ کے ذریعے کابینہ میں جمع کروائی جائے۔
☆ وزارت کا نام تبدیل کر کے وزارت برائے ویمن ایڈوانسمنٹ اینڈ ویمن ڈیویلپمنٹ رکھا جائے۔[۲۰]
☆ MoWD میں ایک ایڈیشنل جوائنٹ سیکریٹری رکھا جائے۔
☆ MoWD کے عورتوں کے ترقیاتی شعبے میں ایک نیا ڈائریکٹر رکھا جائے۔
☆ عورتوں کی ترقی اور اس کے نفاذ والے حصے میں ایک قانونی ماہر رکھا جائے۔
☆ MoWD کے موجودہ حصوں کو دوبارہ سے منظم کیا جائے۔
☆ وزارت ترقی خواتین کے سماجی بہبود کے شعبے میں دو نئے سیکشن بنائے جائیں (ایک HRM&Trg اور دوسرا ویمن اینڈ سوشل ڈیویلپمنٹ سیکشن)
☆ وفاقی محتسب کے دفتر کو اتنا اختیار دینا کہ وہ انفرادی صنفی مظالم کے مقدمات کو لے سکے۔

۳۔ حکومتی دائرہ کار میں عورتوں کی ملازمتیں:

مجوزہ اصلاحات جو کہ پبلک سیکٹر میں صنفی تفاوت کو ختم کرنے کے لیے پیش کی گئی ہیں وہ NCSW کی انکوائری رپورٹ کی سفارشات پر مبنی ہیں۔ یہ رپورٹ حکومت اور دوسرے بہت سے مختلف کام کرنے والے اداروں کے مختلف طبقات کے لیے مختلف طرح کے کام تجویز کرتی ہے۔

نفاذ سے پہلے کے اقدامات:

☆ پبلک کیریئر کی ترقی اور اطلاع رسائی کا قیام
☆ ملازمتوں کے لیے معلوماتی اشتہارات
☆ عورتوں کو کام کے لیے پرسکون ماحول دینے کے لیے بنیادی دفتری سہولیات کا قیام، ان میں تبدیلی اور بہتری پیدا کرنا۔

نفاذ کا مرحلہ:

☆ کم از کم دو خواتین کی وفاقی سیکرٹری یا ایڈیشنل سیکرٹری کے طور پر تعیناتی
☆ گریڈ 17 کی آنے والی سیٹوں میں پچاس فیصد پر خواتین کی تعیناتی
☆ گریڈ 17 اور 18 کے آنے والی سیٹوں (جو کہ ترقی کے ذریعے پُر کی جاتی ہیں) میں سے پچاس فیصد پر خواتین کی

۲۰۔ میں نے دسمبر 2005 میں ہی اسمبلی میں خاندان کی ترقی اور فلاح و بہبود کے لیے تجویز پیش کی کہ دیگر ترقی یافتہ اسلامی ممالک کی طرح یہاں پر بھی وزارتِ ترقی خواتین کو Women And Family Development کی وزارت بنا دیا جائے، مگر GRAP نے اِسے ویمن ایڈوانسمنٹ بنانے کی تجویز پیش کی۔

تعیناتی۔۲۱

☆ 20 فیصد ملازمتوں پر خواتین کی بطور DCOs, EDOs اور AEDOs تعیناتی
☆ غیر تکنیکی/ انتظامی ملازمتوں میں 1:5 کی شرح سے خواتین کی تعیناتی
☆ تکنیکی ملازمتوں میں سے پانچ فیصد پر خواتین کی تعیناتی
☆ گریڈ 9 سے 11 کی آنے والی ملازمتوں میں سے پچاس فیصد پر خواتین کی تعیناتی
☆ گریڈ 4 سے 6 کی آنے والی ملازمتوں میں سے پچاس فیصد پر خواتین کی تعیناتی
☆ پیشہ وارانہ گروپوں میں کم از کم تین سیٹیں خواتین کے لیے مختص ہوں۔
☆ آئندہ آنے والی تمام ملازمتوں میں 33 فیصد پر خواتین کی تعیناتی
☆ کمیشن میں کم از کم دو خواتین ممبرز کو شامل کرنا
☆ ہر محکمے کے انتخابی یا ترقیاتی کمیٹی میں کم از کم ایک خاتون ممبر کو شامل کرنا

نفاذ سے بعد کے اقدامات:

☆ کام کرنے والی جگہوں پر جنسی خوف وحراس کے حوالے سے ''کوڈ آف ایتھکس'' کا نفاذ۔

۴۔ خواتین کی سیاست میں شرکت

اس ایریے میں مجوزہ اصلاحات کے ذریعے ایسا نظام لانے کی کوشش کی گئی ہے کہ مرد و خواتین سیاست اور سیاسی اداروں میں تمام سطحوں پر لمبے عرصے کے لیے برابر شرکت کرسکیں۔ یہ مختصر اور درمیانے دورانیے کے لیے مضبوط عمل تجویز کرتا ہے جو کہ اس میدان میں صنفی برابری کے لمبے عرصے کے کاموں کے لیے بھی راستہ کھولے گا۔

انتخابی اصلاحات

☆ عورتوں کو ووٹوں سے منع کرنے پر سزائی اقدامات
-معاشرے کی منظّم تنظیموں کی طرف سے عورتوں کی ووٹ دینے پر ابھارنے کے لیے مؤثر تحریک
-الیکشن کمیشن کی طرف سے الیکشن کمیشن آرڈر 2002ء کے ذریعے جو کہ تمام پارٹیوں کے پاس پرنٹ کی شکل میں موجود ہے، سیاسی جماعتوں کو نصیحت کہ وہ عورتوں کو ووٹ دینے سے منع نہ کریں۔
-ان انتخابات کو کالعدم قرار دیا جائے جہاں عورتوں کو ووٹ دینے سے منع کیا گیا ہو۔
☆ مردوں اور عورتوں کی طرف سے ڈالے گئے ووٹوں کا تناسب نکالنا تاکہ اس بات کا یقین کرلیا جائے کہ ڈالے گئے ووٹوں میں سے کم از کم 33% ووٹ خواتین کے ہیں۔
☆ عورتوں کے ناموں کی رجسٹریشن ان کے شوہر یا باپ کی بجائے خود ان کے اپنے ناموں سے کی جائے۔
-الیکشن کمیشن کی طرف سے یقین دہانی کہ اس معاملے میں ان کی ہدایات جمع کروادی گئی ہیں۔

۲۱۔ پچاس فی صد ملازمتیں جب عورت حاصل کرلے گی تو یہی تہذیب کا کمال رہ جائے گا کہ ''مرد بیکار و زن تہی آغوش''

-جن جگہوں پر الیکشن کمیشن کی پہنچ نسبتاً کم ہو وہاں NGOs کے ساتھ تعاون کیا جائے۔[۲۲]
-تمام خواتین ووٹرز کو ایک ساتھ قومی شناختی کارڈز ایشو کرنا۔

☆ عورتوں کے موجودہ پولنگ سٹیشنوں کی تعداد 3700 سے بڑھا کر 7400 کرنا۔

☆ مخصوص نشستوں کو جاری رکھنا اور ان میں اضافہ کرنا۔
-حلقوں کے لحاظ سے عورتوں کی 17% مخصوص نشستیں بلاواسطہ انتخابات کے ذریعے پوری ہوں۔
-عورتوں کے لیے 33% مخصوص نشستیں بلاواسطہ انتخاب کے ذریعے پوری ہوں۔
-بالواسطہ انتخابات کے ذریعے عورتوں کے لیے 33% نشستیں مخصوص ہوں۔

☆ قبائلی علاقوں میں عورتوں کی مخصوص نشستوں کا کوٹہ۔
-قومی اسمبلی میں قبائلی علاقوں کے لیے مخصوص بارہ نشستوں میں سے کم از کم دو نشستیں عورتوں کے لیے مخصوص ہوں۔

☆ وفاقی دارالحکومت کے لیے مخصوص نشستوں میں عورتوں کے لیے کوٹہ۔
-قومی اسمبلی میں وفاقی دارالحکومت کے لیے مخصوص دو نشستوں میں سے کم از کم ایک نشست خواتین کے لیے مخصوص ہونی چاہیے۔

☆ جنرل سیٹوں پر انتخابات میں حصہ لینے پر خواتین کے ساتھ تعاون۔
-انتخابات میں عورتوں کی مدد کے لیے سیاسی پارٹیوں کے اندر فنڈز کا قیام۔
-ان سیاسی جماعتوں پر انتخابات میں حصہ لینے پر پابندی عائد کر دی جائے جو عام انتخابات میں اپنی ٹوٹل سیٹوں کا 33% حصہ خواتین کو نہ دیں۔
-ڈبل ممبر حلقوں کی طرف جانے کے لیے بحث اور متفقہ رائے (لمبے دورانیے کا عمل) معلوم کرنا ہے۔

☆ الیکشن کمیشن میں دو خواتین کی شامل کرنا اس طرح کہ الیکشن کمیشن میں آدھی تعداد خواتین کی ہو۔
-متبادل A: الیکشن کمیشن 2000ء میں شق نمبر 5b کے بعد ایک شق میں تبدیلی اور اسکا متبادل۔
-متبادل B: حکومت کی طرف سے وعدہ کہ الیکشن کمیشن کے ممبرز میں آدھی تعداد خواتین کی ہوگی۔

☆ تمام پارلیمانی کمیٹیوں میں خواتین کی کم از کم بیس فیصد نمائندگی۔

☆ تمام پارلمانی کمیٹیوں میں سے کم از کم پانچویں حصے کی نگران خواتین ہوں۔

☆ کورم تب پورا ہوگا جب موجودہ لوگوں میں سے 20 فیصد خواتین ہوں گی (اگلے انتخابات کے بعد یہ تعداد 33 فیصد ہوگی)۔
پارلیمنٹ اور مقامی حکومتوں میں خواتین کو زیادہ مؤثر بنانا۔
پارلیمنٹ میں کسی بل کو منظور کرنے والے ارکان میں سے 20 فیصد خواتین ہوں (اگلے انتخابات کے بعد 33 فیصد ہوگی)[۲۳]

۲۲۔ سیاسی پارٹیوں کی بجائے NGOs کا عمل دخل بڑھانے اور عورت کو سیاست کی دوڑ میں اتنا تھکانے کا پروگرام ہے کہ وہ اپنے اصل کردار یعنی انسانوں کی تربیت سے لاتعلق ہو جائے۔

☆ اسپیکر یا ڈپٹی سپیکر میں سے ایک ضرور خاتون ہو۔

☆ اسمبلی کے اندر موجود خواتین ایک ویمن کوکس Caucas بنائیں۔

☆ وزراء اور ایڈوائزر میں کم از کم 20 فیصد خواتین ہونی چاہئیں جو کہ مخصوص نشستوں یا عام انتخابات کے ذریعے اسمبلی میں آئی ہوں۔ (اگلے انتخابات کے بعد یہ تعداد بڑھ کر 33 فیصد ہوجائے گی)۔

☆ قومی اور صوبائی سطح پر عورتوں کی ترقی کے لیے صرف خواتین وزراء کا تقرر۔

☆ سیاسی جماعتوں میں عورتوں کی کارکردگی کو بڑھانے کے لیے عورتوں کے لیے 33 فیصد کوٹہ مختص کرنا۔

☆ مختلف سطحوں پر سیاسی جماعتوں کو منتخب کونسلز کی ممبر کے طور پر عورتوں کی کارکردگی کو بڑھانا۔

سیاسی جماعتوں کے لیے اصلاحات:

☆ سیاسی جماعتوں کے منشور میں عورتوں کے مسائل اور انہیں ختم کرنے کے لیے ایک مخصوص حصہ ہو۔

☆ سیاسی جماعتوں کی ممبر کے طور پر ان کے لیے 33 فیصد کوٹہ مخصوص کر کے ان کی کارکردگی کو بڑھانا۔

☆ مختلف سطحوں پر سیاسی جماعتوں کی منتخب کونسلز کی ممبر کے طور پر عورتوں کی کارکردگی کو بڑھانا۔

☆ منظّم طریقہ کار اور انتخابات کے لیے عورتوں کے الگ شعبے ہوں۔

☆ مخصوص نشستوں پر عورتوں کو نامزد کرنے کے لیے معقول طریقہ کار۔

☆ ان سیاسی جماعتوں کو انتخابات میں حصہ لینے کے لیے نااہل قرار دینا جو جینڈر رپورٹ نہیں دیتیں یا جس پارٹی کے ممبرز میں 33 فیصد حصہ خواتین کا نہ ہو۔

سیاست میں عورت کا کردار:

☆ صنفی معاملات اور سیاست میں عورت کی شراکت پر حکومتی تعاون سے الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا پر مہمات۔

۵ صلاحیت بڑھانے والے طریقہ ہائے کار:

پیشہ وارانہ ترقی، معلومات اور ابلاغیات کے نظام اور کام، عملی ڈھانچے اور اس کی مدد کے سلسلے میں صلاحیت کو بڑھانے والی سرگرمیوں میں تحقیق، اشاعت، اداروں اور تنظیموں کا بنانا، چھوٹی کتابوں، بروشروں اور رہنمائی والی کتابوں کو ترقی دینا، اطلاعات رسائی کے لیے ریڈیو اور ٹی وی کے پروگراموں کے ذریعے تعاون کرنا، شماریات کا جمع کرنا تربیتیں مہارتوں اور آگہی پیدا کرنے کے لیے سیمینار، تربیت کرنے والے اور ماہر افراد کی تربیت اور تربیتی اداروں کے لیے دوسرے اقدامات شامل ہیں۔ GRAP میں ہر اصلاح کے سلسلے میں مندرجہ ذیل صلاحیت بڑھانے والے طریقے شامل ہیں۔

سیاست میں کارکردگی:

☆ ووٹ کے حق کو استعمال کرنے کے لیے عام شہریوں میں آگاہی پیدا کرنا

☆ ووٹرز کے لیے معلوماتی مواد کو بڑھانا اور اس پر نظر ثانی کرنا

۲۳۔ عورتوں کی یہ تعداد دنیا میں کہیں پر بھی مختص نہیں ہے۔ اتنی بڑی تعداد میں عورت کو جب گھر کی محفوظ چار دیواری سے باہر نکالا جائے گا تو ہمارے خاندانی نظام کی کون پاسبانی کرے گا اور تہذیب کی صورت گری کون کرے گا؟؟

- ☆ متعلقہ گروہوں کی اس طرح سے تربیت کرنا کہ وہ خواتین کو ووٹ کے لیے نام رجسٹر کروانے کی ترغیب دیں
- ☆ خواتین کو جلد قومی شناختی کارڈ بنا دینا
- ☆ پولنگ سٹیشنوں تک پہنچ کو آسان بنانا
- ☆ خواتین کے لیے کوٹے کو بڑھانے کے لیے ایک لابی تیار کرنا
- ☆ انتخابی مہمات کے لیے فنڈز تک پہنچ کو آسان بنانا
- ☆ مجوزہ سیاسی اصلاحات کی اطلاع بہم پہنچانا
- ☆ پارلیمنٹ اور سینٹ میں موجود خواتین پر معلومات اکھٹی کرنا
- ☆ ایم۔این۔ایز، ایم۔پی۔ایز اور سینیٹرز کو تبدیلیوں سے متعلق اطلاع دینا
- ☆ پانچوں اسمبلیوں اور سینٹ میں خواتین کے گروہ کو مضبوط کرنا
- ☆ مختلف سطحوں پر صلاحیت بڑھانے کے کام کرنا (جن میں بہت سی مجوزہ کاروائیاں شامل ہوں)
- ☆ سیاسی جماعتوں کے صنفی ایجنڈے کو مضبوط کرنا
- ☆ جینڈر پر مبنی رپورٹوں اور کاموں میں مدد کرنا
- ☆ جماعت کی رکنیت میں عورت کی پوزیشن کو مضبوط کرنا
- ☆ عام لوگوں کی آگاہی والے منصوبے کو نافذ کرنا
- ☆ عورت کی سیاسی شرکت کے لیے قابلیت بڑھانے والے اداروں کے لائحہ عمل کو ظاہر کرنا

اداراتی ڈھانچے:

- ☆ NCSW کو مضبوط کرنا
- ☆ تحقیقاتی اور نشریاتی اداروں کو مضبوط کرنا
- ☆ عورت اور معاشرتی ترقی کے اداروں کو مضبوط کرنا
- ☆ صنفی مین سٹریمنگ اور تعاوناتی سیکشن کو مضبوط
- ☆ انسانی حقوق کی تحریکوں (HRM) اور صلاحیت بڑھانے والے اداروں کو مضبوط کرنا
- ☆ عورتوں کی ترقیاتی ڈویژن کو مضبوط کرنا

حکومتی دائرہ کار میں عورتوں کے لیے ملازمت:

- ☆ عورتوں کو پبلک سیکٹر میں ملازمتوں کے لیے ابھارنا
- ☆ عورتوں کو پبلک سیکٹر میں شامل ہونے کے قابل بنانا
- ☆ کام کرنے کی جگہ پر عورتوں کے ساتھ تعاون کرنا

پالیسی اور اقتصادی اصلاحات:

- ☆ پالیسی پر نظر ثانی میں مدد کرنا

☆ منصوبہ بندی کے عمل کو جینڈر کے مطابق بنانے میں تعاون کرنا

☆ پری گریپ Pre-GRAP صلاحیت بڑھانے والی شروعات کو منظم کرنا

☆ موجودہ نصاب میں جینڈر کو جگہ دینا

☆ سٹینڈ آلون جینڈر ماڈیولز Stand-alon Gender Modules کو مضبوط کرنا

☆ جینڈر پر معلومات کی اہمیت کو بڑھانا

☆ سوشل ڈیویلپمنٹ اور جینڈر کے اداروں کو ترقی دینا

امدادی کارروائیاں:

مجوزہ اصلاحات ایک مؤثر ماحول چاہتی ہیں۔ وہ خواتین جو قانونی لحاظ سے امتیازی سلوک کا سامنا کر رہی ہیں، دباؤ میں ہیں، بزدل اور معاشی لحاظ سے کمزور ہیں۔ وہ نہ تو بہادری سے سیاست کر سکتی ہیں اور نہ ہی مؤثر سرکاری ملازم ثابت ہو سکتی ہیں۔ جینڈر پروا ایکٹیو ایکشن کے لیے کچھ اہم بنیادی معلومات فراہم کرنے کے لیے امدادی اعمال کو وضع کیا گیا ہے جس کی اہم اصلاحات درج ذیل ہیں:

1۔ قانون سازی سے متعلق امدادی کاروائیاں

NCSW کی عورتوں کے خلاف ہر طرح کے امتیازی قوانین کو ختم کرنے کی سفارش کی توثیق کرنا

خصوصی طور پر خواتین سے متعلق قوانین میں مجوزہ تبدیلیوں اور نظر ثانی کے لیے منصوبہ بنانا

تمام متوازی اور ملتے جلتے قانون کے خاتمے کے مرحلہ وار منصوبے کو ترقی دینا اور پورے ملک میں ایک ہی قسم کے عدلیہ کے نظام کو مضبوط کیا جائے۔

2۔ غربت کو ختم کرنے والی امدادی کاروائیاں:

☆ پاکستان میں PRSP، فری ٹریڈ اور تعیناتی ڈھانچے کے عورتوں پر اثرات کا مطالعہ

☆ PRSP کے عمل کو حصے کے طور پر، جن کا مقصد ملک میں غربت کو کم کرنا ہے، غربت کو کم کرنے اور جینڈر کو تحفظ دینے والے اداروں کو ترقی دینا

3۔ پروجیکٹس اور پروگرام

پالیسی کے اندر وعدہ کرنا کہ پورے ملک میں سٹیرنگ کمیٹیوں اور تمام بڑے پروجیکٹوں اور پروگراموں کی انتظامی باڈیز میں کم از کم ایک تہائی حصہ خواتین کا ہو۔

اخراجات کا تخمینہ اور ذرائع آمدنی کا منصوبہ

اجزا کے لحاظ سے مجوزہ اصلاحات کے اخراجات درج ذیل ہیں:

اجزا	بار بار ہونے والے اخراجات	ایک ہی بار ہونے والے اخراجات	کل اخراجات

سیاسی شراکت	00	74,247,500	74,247,500
ادارہ جاتی تعمیر نو	3,252,140	4,007,535	27,259,675
پبلک سیکٹر میں عورتوں کی ملازمت	3,141,000	9,008,600	12,149,600
پالیسی اصلاحات	0	7,130,000	7,130,000
اقتصادی اصلاحات	0	273,149,900	273,149,90
امدادی کاروائیاں	0	10,567,000	10,567,000
صلاحیتی ترقی	3,878,500	99,875,500	103,754,000
پہلے سال میں GRAP کا خرچہ	30,271,640	477,986,035	508,257,675
دوسرے سال میں GRAP کا خرچہ	33,298,804	0	33,298,804
تیسرے سال میں GRAP کا خرچہ	36,628,684	0	36,628,684
چوتھے سال میں GRAP کا خرچہ	40,291,553	0	40,291,553
GRAP کا کل خرچہ	140,490,681	477,986,035	618,476,716 [۲۴]

قومی جینڈر ریفام ایکشن پلان کی اقتصادی پیچیدگیاں:

وفاقی بجٹ 4-2003 کا کل تخمینہ 805 ملین روپے ہے جن میں سے بار بار ہونے والے اخراجات کا تخمینہ 645 بلین روپے ہے جبکہ سالانہ ترقیاتی منصوبے کا سائز 160 ملین روپے ہے۔ پہلے سال میں GRAP پر کیے گئے اخراجات 508 ملین روپے ہیں جن میں سے بار بار کیے جانے والے اخراجات 30.2 ملین روپے ہیں۔ پہلے سال کے پورے اخراجات 4-2003 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام (جوکہ 160 بلین روپے کا ہے) کا صرف 0.3 فیصد ہیں۔ پہلے سال میں بار بار کیے جانے والے اخراجات کم از کم 0.00005 فیصد ہیں۔ دوسرے، تیسرے اور چوتھے سال میں کیے جانے والے اخراجات پہلے سال کے اخراجات سے دس فیصد زیادہ تصور کیے گئے ہیں۔ یہ بھی نوٹ کیا جاسکتا ہے کہ GRAP کے ٹوٹل اخراجات میں سے 423 ملین روپے صرف چار اجزا کے لیے ہے۔ حوصلہ افزائی کے لیے گرانٹ، مخصوص مقاصد کے لیے گرانٹ، اضافی پولنگ اسٹیشنوں کے لیے اور صلاحیت کی ترقی کے لیے جوکہ وفاقی جینڈر ریفارم ایکشن پلان کے ٹوٹل اخراجات کا 68 فیصد ہے۔

ذرائع آمدنی:

یہ اصلاحات ڈی۔ ایس۔ پی Decentralization Support Program کے خاص پروجیکٹ کے ذریعے پوری کی جائیں گی۔ خصوصاً جینڈر اور گورن مین سٹریمنگ کے سات ملین ڈالر کے اجزا کے ذریعے سے۔ اس کے علاوہ GRAP کے حصوں کو دوسرے امدادی اداروں کے ذریعے سے چلایا جائے گا۔ مثلاً UNDP کا پندرہ ملین ڈالر کا جینڈر سپورٹ پروگرام، ADB ایشین ڈیویلپمنٹ بنک کا تیس ملین ڈالر کا خاندانی تحفظ کا پروجیکٹ (فیملی پروٹیکشن پروجیکٹ)، GTZ کا آنے والا دو ملین یورو (2 Million EURO) کا صلاحیت کی ترقی والا پروجیکٹ (Capacity

۲۴۔ اکسٹھ کروڑ چوراسی لاکھ روپے کی خطیر رقم اُس منصوبے پر صرف کی گئی جس کا ہماری تہذیب اور روایات سے کوئی میل نہیں اور جس سے پاکستان کی عام عورت کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا۔

Development Project) اور بہت سے دوسرے امدادی ادارے۔ اس کے علاوہ حکومت بھی وفاقی اور صوبائی سطح پر سالانہ بجٹ، PSDP اور ADP (سالانہ ترقیاتی پروگرام) کے ذریعے اس کے لیے رقم نکالے گی۔ ۲۵

مجوزہ اصلاحات کے لیے وقت:

ڈی۔ ایس۔ پی(Devolution Support Program) کے ساتھ ملنے کے لیے GRAP کے نفاذ کا وقت چار سال پر محیط ہے۔

GRAP کا حکومت کے دوسرے بڑے اصلاحاتی پروگراموں کے ساتھ تعلق:

GRAP دوسرے بہت سے مخیّر حضرات کی مدد سے چلنے والے پروجیکٹس اور پروگراموں کے ساتھ ملا ہے۔ کابینہ سے منظور شدہ GRAPs اور اس کا تسلی بخش نفاذ ایشین ڈیولپمنٹ کی طرف سے مختلف پروگراموں اور پروجیکٹس کے لیے دی گئی امداد کے مؤثر استعمال کا عمل ہے۔

لامرکزیت کا امدادی پروگرام (ڈیسنٹر الیزیشن سپورٹ پروگرام ($300Million):

☆ ٹی۔اے کے سات ملین ڈالر کو مؤثر بنانے کے لیے یہ شرط رکھی گئی ہے کہ کابینہ GRAP کو منظور کرے۔

☆ DSP کے ٹرینچ ٹو کا قرض جو کہ 2004 کے درمیان ملنا ہے کہ دینے کے لیے GRAP کے نفاذ کی شرط رکھی گئی ہے۔

پنجاب پبلک سیکٹر مینجمنٹ پروگرام ($450Million 2004-2006):

☆ ٹرینچ ون جو کہ ۲۰۰۳ کے لیے ہے کے لیے GRAPs کی کابینہ سے منظوری شرط ہے۔

☆ ٹرینچ ٹو کو دینے کے لیے GRAPS کا نفاذ ضروری شرط ہے۔

سماجی خدمات ادا کرنا (زیر تکمیل)

سندھ 2003 ($120M)

☆ ٹرینچ ٹو کو دینے کے لیے GRAPs کا نفاذ ضروری شرط ہے۔

پنجاب 2004($150M)

ایشین ڈیولپمنٹ بنک نے GRAPs کو دوسرے کاموں کے ساتھ مربوط کرنے اور موجودہ کاموں جیسے جسٹس پروگرام تک رسائی کے ساتھ ملانے پر اتفاق کیا ہے۔ تکنیکی مدد میں مالی تعاون کرنے والا نیدر لینڈ کا سفارت خانہ اس میں مدد کرے گا۔

GRAP کا تجزیہ اور بہتری کے اقدامات

GRAP کی بنیاد کیا ہے؟

☆ عورت مظلوم ہے، غریب ہے، امتیازی قوانین کا شکار ہے۔

☆ مرد اور معاشرہ غاصب ہیں، حقوق ادا نہیں کر رہے۔

---

۲۵ اس بیان سے پتہ چلتا ہے کہ ہمارے ملک کو ملنے والے بیرونی قرضے کس طرح چالاکی سے ان بے فائدہ منصوبوں پر خرچ کر دیئے جاتے ہیں اور در پردہ یہ قرضے یہ ممالک اور یہ بین الاقوامی مالیاتی ادارے Consultation اور تکنیکی امداد کے بہانے واپس ہڑپ کر جاتے ہیں۔

☆ حقوق کے حصول کا راستہ یہ ہے کہ وہ ہر میدان میں مردوں کے برابر تعداد میں کھڑی نظر آئے۔

اس ہدف کے تیزی سے حصول کے لیے زندگی کے مختلف دائرہ کار میں اپنانے کے لیے کوٹہ بھی مختص کیا جائے اور اوپن میرٹ کو بھی باقی رکھا جائے۔

☆ اس کے خلاف تمام امتیازی قوانین ختم کیے جائیں اور اسے اپنے قول وفعل کی مکمل آزادی ہو۔

☆ اگر معاشرہ ان اقدامات کو تسلیم نہ کرے تو اسے سزائی اقدامات کا سامنا کرنا پڑے۔

اہم سوالات:

☆ کیا معاشرہ محض عورت پر مشتمل ہے؟

☆ کیا معاشرہ کی محض ایک اکائی کی فلاح معاشرہ کی فلاح کا باعث بن سکتی ہے؟

☆ فلاح کا اصل مطلب کیا ہے؟

☆ دراصل عورت کب اطمینان محسوس کرتی ہے؟

☆ کیا مندرجہ بالا اقدامات ہی اسے فلاح عطا کر سکتے ہیں؟

☆ کیا مندرجہ بالا اقدامات کوئی مضر اثرات نہیں رکھتے ؟

معاشرہ کیا ہے؟

فرد ـــــ خاندان / گھر ـــــ محلّہ ـــــ بستی ـــــ قصبہ/شہر ـــــ معاشرہ

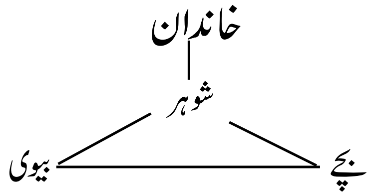

خاندان ایک ایسا کمرہ ہے جو تین ستونوں پر قائم ہے۔

جسم کی مانند خاندان کے افراد کی فلاح اور مسائل ایک دوسرے سے مربوط ہوتے ہیں۔

فلاح کیا ہے؟

دل کی خوشی، جبر سے آزادی، انصاف، حقوق کے حصول میں یکسانیت، بحیثیت انسان مرتبہ میں برابری، سوچنے، بولنے، کمانے، رہن سہن کی آزادی، جسم، ذہن اور رشتوں کی آسودگی۔

عورت کب اطمینان محسوس کرتی ہے؟

جب اسے جسمانی و ذہنی تحفظ حاصل ہو۔

عزت واحترام کی نظر سے دیکھی جائے۔

ستائی نہ جائے۔

ضروریات زندگی اسے حاصل ہوں۔

اپنا ایک گھر ہو، گھر کا انتظام چلانے کی آزادی ہو۔

جسمانی و ذہنی دباؤ حد سے زیادہ نہ ہو۔[۲۶]

☆ GRAP میں عورت کی عزت واحترام کی بحالی کی کوئی شق شامل نہیں ہے۔

☆ اسلام وہ واحد دین ہے جو عورت کی تکریم کے لیے بہترین Incentives دیتا ہے۔

☆ جس کی عزت دل میں ہوتی ہے اس کی حق تلفی نہیں کی جاتی۔

عورت کے حقوق کے لیے ضروری اقدامات

پہلا قدم: ''عورت کی تکریم کی جائے۔''

کیا غاصب محض مرد ہوتا ہے؟

☆ گھر کی مثال۔ سسر اور دیور کے مقابلے میں ساس اور نندوں کی شکایات زیادہ آتی ہیں۔

☆ جائے ملازمت کی مثال۔ مرد باس کے مقابلے میں خاتون باس زیادہ سختی کرتی ہیں۔

☆ اگر عورت، عورت کے حقوق غصب کر رہی ہو تو GRAP کیا حل پیش کرتا ہے؟

دوسرا قدم: ''انصاف کو یقینی بنایا جائے۔''

☆ کیا مرد کو ظالم فریق تصور کر کے جسمانی و ذہنی تحفظ پا سکتی ہے؟

☆ کیا محض قانونی پابندیاں مرد کو عورت کے حق میں رحیم و شفیق بنا سکتی ہیں؟

کیا عورت مردوں کے حقوق تلف نہیں کرتی ؟

GRAP عورتوں کے فرائض کیا تصور کرتا ہے؟

تیسرا قدم: ''عورت اور مرد دونوں کو اپنی اپنی ذمہ داریوں سے مستقل آگاہی دی جاتی رہے۔''

☆ عورت گھر کی چار دیواری میں زیادہ محفوظ ہے یا بیرونی مخلوط ماحول میں؟

☆ موجودہ حقائق کیا صورتحال پیش کر رہے ہیں؟

☆ کیا Harrasment پہ دی جانے والی سزا عورت کی عزت نفس بحال کر سکتی ہے؟

☆ اس Harrasment کو قبل از وقت روکنے کے لیے GRAP کیا حل پیش کرتا ہے؟

چوتھا قدم: ''کام کرنے والی خواتین کے لیے جداگانہ ماحول فراہم کیا جائے۔''

☆ کیا معاش کمانے والی عورت اپنا معاوضہ اپنی ذات پر خرچ کر پاتی ہے؟

۲۶۔ روبینہ فرید، صدر wwo پاکستان، گریپ کا تجزیہ برائے ممبران متحدہ مجلس عمل، نومبر ۲۰۰۶ء

☆ 80% عورتیں مجبوراً ملازمت کررہی ہیں۔ تعلیمی کمی اچھی ملازمت نہیں دے سکتی۔

☆ اگر ملازمت کے باوجود عورت کو ضروریات زندگی میسر نہیں ہیں تو GRAP کی حل پیش کرتا ہے؟

پانچواں قدم: ''مرد کو قانونی طور پر عورت کی کفالت کا پابند کیا جائے۔''

☆ کیا گھر سے باہر نکلنا گھر کو متاثر نہیں کرے گا؟

☆ اگر بیرونی کام عورت کا ہدف بنادیے جائیں تو گھر کے کام کون کرے گا؟

☆ کیا گھر اور اس سے متعلقہ کام اور گھر کے افراد عورت کے لیے ثانوی حیثیت اختیار نہ کرلیں گے؟

کیا ٹوٹتے ہوئے گھر مضبوط معاشرہ فراہم کرسکیں گے؟ GRAP اس کا کیا حل پیش کرتا ہے؟

چھٹا قدم: '' عورت کو اس کے گھر کی دہلیز کے قریب ایسے مواقع فراہم کیے جائیں جہاں وہ اپنی گھریلو ذمہ داریوں سے فارغ ہوکر اپنی صلاحیتوں کو کام میں لا سکے۔''

☆ کیا اندرونی کاموں کے ساتھ بیرونی کاموں کی انجام دہی اضافی دباؤ کا باعث نہیں بنے گی؟

عورت کے فطری فرائض عورت ہی انجام دے سکتی ہے۔ اس دوران اسے آرام اور مہربان رویوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ گھر اور باہر کے کاموں کی ٹینشن اس کے لیے خطرناک ثابت ہوسکتی ہے۔

☆ مرد اِن فرائض سے مبّرا ہے۔ پھر دونوں اصناف کو باہر بھی برابر کام دے دینا کیا عورت کے لیے دہرے دباؤ کا سبب نہیں؟ GRAP اس کا کیا حل پیش کرتا ہے؟

ساتواں قدم: ''گھر سے باہر کام کو عورت کے لیے اختیاری بنایا جائے لازمی نہ کیا جائے اور اختیاری ہونے کی صورت میں بھی اس کے لیے کام کے اوقات مردوں سے کم رکھے جائیں۔''

☆ GRAP کے مطابق ہر دائرہ زندگی میں عورتوں کی شمولیت میں اضافے کے کیا اثرات ہوں گے؟

۱۔ مردوں کی بیروزگاری میں اضافہ

☆ عورت دہرے دباؤ کا شکار

☆ مرد کا چڑ چڑاپن

☆ مرد کی تن آسانی

☆ شادیوں کا نہ ہونا

☆ شادی کی بنیاد مالی مفادات پر استوار ہونا۔

۲۔ عورت کی صحت پر منفی اثرات

☆ جسمانی

☆ ذہنی

۳۔ بچوں پر اثرات

میڈیا اور تعلیمی بگاڑ سے بچانے والی واحد ہستی ماں بھی گھر سے باہر ہو تو اگلی نسل کیسی ہوگی؟

☆ والدین سے جذباتی تعلق میں کمی

☆ اخلاقی بگاڑ

☆ فرائض سے پہلو تہی

☆ احساس محرومی کا شکار کمزور شخصیت

☆ مادہ پرستی کا رجحان

ایک نسل کی معاشی بہتری اگلی نسلوں کی اخلاقی تباہی کا باعث بن جائے گی۔ آنے والے کل کو تباہی سے بچانا ہے تو GRAP کی موجودہ سفارشات کے نفاذ کو صحیح رُخ دینا ہوگا۔ اپنی ذمہ داری کو پہچانیں اور ادا کریں۔

GRAP کے خاندان اور معاشرے پر اثرات:

معاشرہ کیا ہے؟ معاشرہ صرف مرد و عورت پر مشتمل نہیں ہے۔ معاشرے میں ایک خاندان ہوتا ہے۔ جسم کی مانند خاندان کے افراد کی فلاح اور ان کے مسائل ایک دوسرے سے مربوط ہوتے ہیں۔

GRAP ہمارے کلچر ہمارے مذہبی عقائد اور معاشرتی نظام اور معیشت پر اثر انداز ہو رہا ہے۔ اس لیے اس کو پہلے پارلیمنٹ میں لانا چاہیے۔ اس پر Debat ہونا چاہیے۔ چونکہ پارلیمنٹ موجود ہے اس لیے کوئی بھی ایسا کام نہیں ہونا چاہیے۔ اس رپورٹ کے مطابق GRAP میں عورت کی عزت و احترام کی بحالی کی کوئی شق شامل نہیں ہے۔ کیا محض قانونی پابندیاں مرد کو عورت کے حق میں رحیم و شفیق بنا سکتی ہیں کیا عورت مردوں کے حقوق تلف نہیں کر رہی۔

اس رپورٹ میں دس فیصد کوٹہ Central superior services کا کیا ہے؟ ایک طرف gender equality کی بات کرتے ہیں۔ پھر دوسری طرف یہ کوٹہ سسٹم کس لیے؟ پاکستان کی اہم پوسٹ پر بغیر میرٹ کے خواتین کو لا کر قومی مفاد کے ساتھ کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ اپر فورم پر اوپن میرٹ ہونا چاہیے۔

GRAP کی رپورٹ کے مطابق آئین کی آرٹیکل 31-2A کی خلاف ورزی ہو رہی ہے۔ پاکستان ایک اسلامی ریاست ہے۔ یہاں پر اسلامی قوانین کا احترام ہمارا فرض ہے۔ مسلمانوں کو اجازت نہیں ہے کہ ان قوانین کو ختم کرنے کی بات ہے ہی نہیں۔ ہمارا ایک آئینی اور دستوری ادارہ موجود ہے تو آپ کیسے ان قوانین کو ختم کر سکتے ہیں۔

خواتین کو ملازمتوں میں (جن کو ضرورت ہے جن کی ضرورت ہے) آنا چاہیے لیکن ہر خاتون کو گھروں سے نکالنا خواتین کے ساتھ ہمدردی نہیں ہوگی۔

NCSW کو قومی اسمبلی سے زیادہ بااختیار بنا کر پارلیمنٹ کو کراس کر کے فیصلہ سازی کرنا پاکستان کے عوام کے ساتھ ناانصافی ہوگی۔

GRAP ایک نسل کی معاشی بہتری اگلی نسلوں کی اخلاقی تباہی کا باعث بن جائے گی۔ آنے والے کل کو تباہی سے بچانے کے لیے GRAP کی موجودہ سفارشات پر سنجیدگی سے غور کرنا ہمارے معاشروں اور قوم کے مستقبل کے لیے بہت لازم اور ضروری ہے۔

قومی کمیشن برائے وقارنسواں NCSW

این سی ایس ڈبلیو کی تاریخ

1975: کمیٹی برائے حقوق خواتین،خواتین کی سماجی اور معاشی حالت کی بہتری کے لیے قانونی و دیگر سفارشات کی تیاری۔

1983: پاکستان کمیشن برائے وقار خواتین، اسلامی معاشرے میں خواتین کے حقوق و فرائض، خواتین کے حقوق کے تحفظ کے لیے اقدامات اور سماجی و معاشی مشکلات دور کرنے میں خواتین کے ممکنہ کردار سے متعلق سفارشات کی تیاری۔

1994: خواتین سے متعلق تفتیشی کمیشن

(1) ایسے قوانین کا جائزہ جو خواتین سے امتیاز پر مبنی ہوں' یا پاکستان میں برابر کے حقوق کی حامل شہری کی حیثیت سے ان کے حقوق کے منافی ہوں۔

(2) ان قوانین میں اسلام کے اصولوں کے مطابق ترامیم تجویز کرنا۔

(3) پاکستان میں خواتین کی حالت بہتر بنانے کے لیے قانونی و دیگر سفارشات کی تیاری۔

(4) مندرجہ بالا مقاصد کے حصول کے لیے کوئی دیگر مناسب اقدامات تجویز کرنا۔

کمیشن نے 1997ء میں اپنی تفصیلی تجاویز جو پاکستان میں خواتین حقوق کے حوالے سے ایک جامع دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔

2000ء قومی کمیشن برائے وقارِنسواں بنیادی سوچ:- خواتین کے لیے ایسے مستقل کمیشن کا قیام جو حکومتی دباؤ سے آزاد ہوکر قوانین اور پالیسیز کے حوالے سے سفارشات مرتب کرسکے۔ اس مقصد کے لیے ملک کی معروف این جی اوز سے مشاورت کے بعد اس کمیشن کا قیام عمل میں لایا گیا۔

اغراض و مقاصد

قومی کمیشن برائے وقارِنسواں آرڈیننس 2000ء کی تمہید کے مطابق کمیشن کے اغراض و مقاصد درج ذیل ہیں:

☆ خواتین کی آزادی (Emancipation)

☆ خواتین اور مردوں کے درمیان مواقع اور سماجی و اقتصادی حالات میں برابری

☆ خواتین کے خلاف ہر قسم کے امتیاز کا خاتمہ (CEDAW)

☆ دیگر متعلقہ امور اور معاملات کے لیے جدو جہد

کمیشن کے اختیارات اور ذمہ داریاں

☆ خواتین کی ترقی اور صنفی مساوات کے لیے حکومتی پالیسی، پروگرام اور دیگر اقدامات اور ان کے نفاذ کا جائزہ لینا اور مؤثر نفاذ کے لیے متعلقہ مجاز اداروں کے لیے مناسب سفارشات تیار کرنا۔

☆ خواتین کی حیثیت وحقوق پر اثر انداز ہونے والے تمام قوانین، قواعد وضوابط اور نظر ثانی کرکے دستور پاکستان اور عالمی معاہدات اور وعدوں کی روشنی میں ان میں ترمیم، تنسیخ یا نئی قانون سازی کے لیے ایسی سفارشات مرتب کی جائیں جو خواتین کے خلاف امتیاز کے خاتمے، ان کے مفادات کے تحفظ اور ترویج اور صنفی مساوات کے حصول

کے لیے ضروری ہوں۔

آرٹیکل A-2 قرار دادِ مقاصد دستور کا حصہ ہے۔ این جی اوز اس کو ختم کرنے کے درپے ہیں۔ عمرانی معاہدوں کی اسلامی نقطۂ نظر سے شروع کی جائے گی۔ یہی بات ہے کہ این جی اوز اس کو ختم کرنے کے درپے ہیں۔

آرٹیکل 27 (الف) خواتین کی ملازمت، اگرچہ امتیاز نہیں رکھا جائے گا۔ ملازمت میں مگر کوئی بھی ملازمت ہو سکے گی جس میں ایک جنس کے افراد زیادہ اہل ہوں۔

☆ خواتین حقوق کی خلاف ورزیوں پر داد رسی کے لیے موجود طریق کار اور ادارہ جاتی کارکردگی کا جائزہ، انفرادی مشکلات کا ازالہ، سماجی ضروریات کی فراہمی اور متعلقہ اداروں کے تعاون سے انصاف کی بہتری اور فوری فراہمی۔

☆ خواتین اور صنفی مسائل کے حوالے سے تحقیقی کام کی معاونت اور حوصلہ افزائی جس سے آگاہی بڑھائی جا سکے اور حکمت عملی وضع کرنے اور عملی اقدامات کرنے میں سہولت ہو۔

☆ این جی اوز، ماہرین اور معاشرے کے دیگر افراد اور دیگر مما لک میں اس نوعیت کے کمیشنز سے رابطہ استوار کرنا' تا کہ مقامی ملکی اور بین الاقوامی سطح پر صنفی ترقی و مساوات کو فروغ دیا جاسکے۔

ان کی نظر میں NCSW عالمی تحریک نسواں کا حصہ ہے۔ یہ پاکستان میں اس کی نمائندہ ہیں اور یہاں کی این جی اوز کے ذریعے سے اس ایجنڈے کی تکمیل چاہتی ہیں۔[۲۷]

☆ حوالات، جیلوں، دارالامان اور ایسے تمام مقامات کا جائزہ لینا جہاں مشکل میں گرفتار خواتین کو رکھا جاتا ہے اور ان کی بہتری اور بحالی کے لیے اقدامات کرنا۔

☆ صنفی عدم مساوات کے معاملات کے کیسز کی تفتیش کرنا اور ثالثی یا متعلقہ حکومتی ادارے یا عدالتوں کے ذریعے حل کرنا اور ضرورت مند خواتین کو قانونی امداد دینا۔

☆ خواتین اور بچیوں سے متعلق ایسے بین الاقوامی معاہدات اور عائد کردہ فرائض کے نفاذ کا جائزہ لینا جن کا پاکستان حصہ ہے اور کسی بین الاقوامی معاہدے میں شامل ہونے سے قبل حکومت کو تجاویز دینا۔

☆ دیگر امور و معاملات جو وفاقی حکومت کی طرف سے کمیشن کے حوالے کیے جائیں۔

موضوعات

☆ حدود قوانین ☆ قانون شہادت ☆ قانون قصاص و دیت ☆ عائلی قوانین عورت کو بھی حق طلاق مل جائے، اسلام کے طے شدہ مسلمہ اصول کے خلاف کام۔ یہ عورتیں ایوب خان کے ان قوانین کے خلاف نہیں ہیں۔

☆ وراثت ☆ گھریلو تشدد: اگر کسی خاتون کو تشدد کا نشانہ بنایا جائے تو خاندان کی حدود کو توڑ کر آزادی کا بھرپور مظاہرہ کرے ☆ خواتین معاشی خود انحصاری (عورت کی مجبوری ختم کر کے آزادی دلوائی جائے)

☆ خواتین اور اختیار (سیاسی، عائلی، معاشی، سماجی) ☆ جائے ملازمت پر درپیش مسائل ☆ صنفی سراسیمگی

---

۲۷ NCSW کے اختیارات کے اِس پیکج سے ہی اُن کے عزائم کا اظہار ہوتا ہے۔

☆خواتین میں نشہ آور اشیاء کا استعمال ☆عمومی رویے

این سی ایس ڈبلیو کا مشاورتی فورم

خواتین کے اسٹیٹس کے تعین کے حوالے سے GRAP کے تحت قائم ہونے والے ادارے NCSW نے گزشتہ ہفتہ وراثت میں عورتوں کا حق اور اس پر عملدرآمد، ہوم بیس ورکرز خواتین کے لئے قانون سازی اور نفسیاتی و سماجی معاشی مسائل کے سبب منشیات کا شکار ہونے والی خواتین کے تحفظ کے موضوعات پر تین مختلف سیشنز پر مشتمل ایک روزہ مشاورتی فورم کا اہتمام کیا۔[۲۸]

بنیادی طور پر NCSW کے اس طرح کے فورمز کے ذریعے یہ تاثر دیا جاتا ہے کہ NCSW کے پلیٹ فارم سے خواتین کے مقام و مرتبہ کے حوالے سے جو سفارشات تیار کی جاتی ہیں وہ معاشرے کے مختلف طبقات، شعبہ جاتی ماہرین اور رائے عامہ کے رہنماؤں کی آراء پر مشتمل ہوتی ہیں۔ اس تاثر میں کتنی صداقت ہے اس کا اندازہ NCSW کی اس تازہ کارووائی سے بخوبی ہوتا ہے۔ انتہائی اہم اور حساس موضاعات پر انتہائی عجلت میں بغیر کسی باقاعدہ اور معیاری انتخاب کے محض خانہ پُری کے لئے پہلے سے تیار کردہ سفارشات کو فوکس کیا گیا۔ وراثت سے متعلق پہلے سیشن کو کیونکہ افتتاحی سیشن کی حیثیت بھی حاصل تھی شاید اس لئے اس میں صوبائی وزیر سعیدہ ملک سمیت ریٹائرڈ خاتون جسٹس اور کچھ سرکردہ تنظیموں کے علاوہ بعض منتخب اور غیر منتخب نمائندوں اور میڈیا سے وابستہ افراد نے شرکت کی۔ جبکہ دوسرے سیشن میں بھی چند ایک کے سوا باضابطہ طور پر کسی کو مدعو نہیں کیا گیا اور تیسرے سیشن میں محض چند ڈاکٹروں کی شرکت کو ممکن بنایا جا سکا۔

> ''شرکاء کے حوالے سے اس کسمپرسی کے عالم میں ہونے والے اس انتہائی حساس فورم میں تبادلہ خیال کی سطح کیا تھی اس کا اندازہ وراثت سے متعلق سیشن میں ہونے والی گفتگو کے محض تذکرے سے ہی بخوبی ہوسکتا ہے۔ خاتون جسٹس کا خیال تھا کہ بے شک اسلام نے عورتوں کو وراثت کا حق دیا ہے مگر وہ 'اُس' وقت کے لحاظ سے کافی تھا اب اس معاملے پر اجتہاد کے ذریعے قانون سازی ہونی چاہیے کیونکہ اب عورت خاندان کی کفالت بھی کر رہی ہے۔ نیز ان کا خیال تھا کہ اسلام لڑکے پر دو اور لڑکی پر ایک بکرے کی قربانی کے ذریعے اول دن سے ہی عورت کے استحصال کی بنیاد رکھ دیتا ہے۔ باوجود بیشتر شرکاء کے نصف وراثت کے تصور کو غیر منطقی اور غیر ضروری قرار دینے کے اور صوبائی وزیر سمیت بیشتر شرکاء کے اس بات پر اصرار، کہ عورت کو وراثت کی منتقلی یقینی بنانے پر توجہ و کوششوں کو مرتکز کیا جائے، NCSW کی کوآرڈینیٹر نے مردوں کے مساوی وارثت کے بنیادی خیال کے گرد تمام تجاویز کو مرتب کیا۔ اس طرح ہوم بیس ورکرز کے حوالے سے اگر اصل زور ILOC177 پر ہی تھا تو پھر بحث ILOC177 کے مندرجات پر رہنی چاہئے تھی نہ کہ اس تجویز پر کہ حکومت پاکستان اس کنونشن کو

---

۲۸ پارلیمنٹ کو بے اختیار بنانے اور منظور نظر خواتین کو نوازنے اور اُن سے اپنی مرضی کی پالیسی بنانے کے لیے NCSW قائم کیا گیا اور اُس کے لیے GRAP کے تحت خطیر رقم رکھی گئی۔

Ratity کرے، جبکہ بیشتر شرکاء اس کنونشن کی جزئیات سے بے خبر تھے، پھر NCSW نے جو سفارشات ان حوالوں سے پہلے مرتب کی ہوئی تھیں اس کی نقول بھی موقع پر ہی حاصل کی جاسکیں، چنانچہ اس کے جائزے اور تجزیے کا بھی کوئی موقع نہ تھا، حد تو یہ ہے کہ اختتامی سیشن جو کہ انتہائی اہم موضوع پر ایک مکمل سیشن تھا اس میں تو شرکاء نہ ہونے کے برابر تھے۔اس سارے عمل میں اہم ترین بات یہ ہے کہ ماضی کی طرح NCSW کی تیار کردہ یہ سفارشات اب اس اعتماد کے ساتھ پیش کی جائیں گی کہ ان میں چاروں صوبوں سے منتخب نمائندوں، رہنماؤں اور ماہرین کی پیش کردہ تجاویز پر مشتمل سفارشات ہیں''۔ ۲۹

خواتین کے حوالے سے حکومت جس ایجنڈے پر عملدرآمد کر رہی ہے اس میں غور کے قابل بات یہ ہے کہ اس میں براہِ راست ان موضات کو ہدف بنایا گیا ہے جو کسی نہ کسی اعتبار سے مذہب واخلاقی اقدار سے تعلق رکھتے ہیں۔کمیشن کی ماضی میں سامنے آنے والی سفارشات ہوں یا عائلی، تعزیراتی، فوجدارقوانین سے متعلق تجاویز، حقوق ومراعات کے مطالبے ہوں یازیادتیوں کے تذکرے، سب کا ماحصل یہ ہے کہ امتیازی قوانین کے زمرے میں بھی شرعی حدود وقوانین آتے ہیں۔حقوق و مراعات بھی مغرب اور کفر کے مرتب کردہ معیارات کے مطابق درکار ہیں اور خانگی معاملات میں بھی وہ سارے قاعدے اور ضابطے ترک کئے جانے کے لائق ہیں جن کی بنیاد اللہ اور اس کے رسولؐ کے بتائے ہوئے نظام حیات پر ہے۔

مگر دلچسپ بات یہ ہے کہ جب اِن سفارشات پر ان حقوق نسواں کی علمبردار خواتین، حکومتی اراکین، پالیسی سازوں سے خود عمل درآمد کی بات کی جائے تو وہ صاف مکر جاتے ہیں۔ان سفارشات کو وہ اپنی ذات کے لیے پسند نہیں کرتے مگر انہیں لاگو کرنے کے لیے چونکہ انہیں دیئے ہوئے پروگرام پر عمل درآمد کروانا ہوتا ہے اس لیے کاغذی کاروائی ضرور ڈال دیتے ہیں۔

۲۹۔ حمیرہ قریشی، فرائیڈے اسپیشل، ص ۲۱، ۰ جون ۲۰۰۶ء